© rasailojaraid.com



اسکے اظہار مین کسی سے نہین ڈرتے۔ شروع زمانہ مضامین نویسی سے اسوقت تک ہماری یہی روش چلی آئی ہے اور ایسی ہی آیندہ رہیگی انشاء اللہ تعالے۔ لوگون کی تسلیم و عدم تسلیم کے خیال پر اول تو ہم اس شعر عربی پر عمل کرتے ہین

فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع فی الدہر من یرجی لہ الفوز ظافرا

اور اگر کوئی ہماری بات کو ماننے والا نظر نہ آوے تو اس شعر فارسی پر کاربند ہوتے ہین۔

حافظ وظیفۂ تو دعا کردن است و بس در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

# اصول و مسایل اسلام

## پر

## شہادت غیر اقوام

## الفضل ما شہدت بہ الاعداء

اسلام کے اصول و اہم مسایل اس خوبی پر مبنی ہین کہ اقوام غیر بھی اُن کی تعریف مین طیب اللسان ہین۔ اور ان اصول و مسایل کی پابندی اس شایستگی و خوش اسلوبی پر محتوی ہے کہ اعیان مذاہب دیگر اسکی تعریف مین عذب البیان۔ اہل اسلام کی ثروت و حشمت ایک مدت سے مفقود ہے۔ اور اُن کی شوکت و سلطنت اکثر حصۂ دنیا مین ناموجود۔ افلاس و ناداری اُن پر غالب ہے اور فقر و مفلسی

+ اکثر اہل اسلام کا یہی حال ہے بعض جو اس حالت سے محفوظ ہین وہ بحکم "النادر کالمعدوم" قومی عدد و ضرورت کے لحاظ سے لایق اعتبار و شمار نہین ہین ہندوستان مین جو چار جگہ اسلامی مجلسین اور کمیٹیان قایم ہین وہ ہنوز کالم یکن ہین۔ وہ اغراض حمایت اسلام و اعانت اہل اسلام کیلئے وہ قایم کی گئی ہین عشر عشیر کو بھی پورا نہین کرتین جسکی تفصیل ہم ایک مستقل مضمون درج رسالہ کرنا چاہتے ہین) لہذا ہمارا یہ دعویٰ عام بنظر غالب افراد قوم بے محل و مبالغہ نہین ہے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اونکی متعاقب ومطالب اکثر اون مین بان شبینہ کے محتاج ہین اور کہہ و مہ کو اقوام سے
احتیاج - لہذا وہ کسی غیر کی جوان کے مذہب مین داخل ہو دستگیری نہین کر سکتے -
اور جب کوئی آسودہ عیسائی یا مرفہ الحال ہندو (مثلاً) مشرف باسلام ہوتا ہے تو وہ اسکی
مداراة ومواساة سے عاجز ہوجاتے ہین *
وہ محاسن وفضایل اسلام اقوام غیر پر ظاہر کرنا چاہتے ہین تو اس اظہار کے وسایل ایسی
مضمون کی کتابون کا غیر زبانون مین ترجمہ کرانا اور ان کو چھپوا کر تمام ملکون مین پھیلانا)
نہین پاتے وہ اعتراضات مخالفین کا جواب دینا چاہتے ہین تو گھر گھر بھیک مانگ کر بھی
اسکے مصارف طبع واشاعت بہم نہین پہونچا سکتے *
انکے مقابلہ مین اقوام غیر کی دولت وحشمت وشوکت وثروت روز افزون ترقی پر
ہے - وہ اس ذریعہ سے اپنے مذاہب کی اشاعت کے وسایل آسانی سے قایم کر
رہے ہین - ہر ملک وشہر مین انکی مشن ومذہبی سوسائٹیان موجود ہین لاکھون
روپئے مذہب کی اشاعت اور اہل مذہب کی مدد کے لئے جمع ہین -
جابجا اون کے مذہبی اسکول قایم ہین - شہر بہ شہر وده بده اون کے مذہب
کی منادی کرنے والے پھیر رہے ہین - ان کے مذہب کتب واخبارات ورسایل تمام
ملکون مین شایع ہوتے ہین ان کے مذہب مین داخل وشامل ہونے والون کی اسقدر
مدارات ہوتی ہے جس سے وہ اپنی پچھلی سوشیل حالت کو بھول جاتے ہین - اور پھر
اوسکی طرف رجوع کرنے کی جرأت نہین کر سکتے - ع * ببین تفاوت راہ از کجا ست
تا بہ کجا * با این ہمہ تفاوت اہل اسلام کا عدد (مبنر شمار) یوماً فیوماً
ترقی پر ہے اور اس ترقی مین انکو غیرون سے پیش قدمی
حاصل ہے تو اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس مذہب (اسلام)
کے اصول وامہات مسایل اس خوبی وخوش اسلوبی اور عقلی وروحانی شایستگی پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مبنی ہین کہ اسکے مقابلہ مین اہل اسلام کا نمبر بڑہانے والے اہل مذاہب غیر کی ثروت وحشمت و دولت و آسایش کو ہیچ سمجھتے ہین اور اونکے دنیاوی لذائذ وحظوظ کی کچھ پروا نہین کرتے۔

وہ اہل اسلام کے مٹی کے پیالہ کو غیرون کے چاندی سونے کے برتنون سے بہتر سمجھتے ہین ان کے ٹوٹے پہٹے بورئے کو اُن کے اطلسی فرش اور زرین میز کرسیون پر ترجیح دیتے ہین۔ اِن کی روکہی پہیکی نان جوی کو اُن کے مرغن نان وکباب وجیلی و مٹن چاپ سے افضل جانتے ہین۔

اِنکی مسکنت و ذلت کو اُنکی دولت و عزت سے زیادہ عزیز رکہتے ہین۔ اور اسلام سے مخاطب ہو کر یہہ کہتے ہین۔ ع "ذُل تو عزت است وغمت بہ زشادی است" ؛ اور اقوام غیر کے اوج وعروج دنیاوی کی نسبت یہہ کہتے اور اسپر خوش ہوتے ہین ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ" (آل عمران ۱۰۶)

اِس بیان مین ہمنے دو دعوے کئے ہین (۱) اہل اسلام کا نمبر شمار دوسری قومون کی نسبت ترقی پر ہے (۲) اس ترقی کا سبب صرف اصول اسلام کی عمدگی ہے اِن دعوٰی کی صحت ایسی ثابت و مبرہن ہے کہ اعیان اقوام غیر اسکی اعتراف واظہار مین سرگرم ہین۔ وہ اپنے اخوان مذہب کو اسپر رشک دلاتے ہین اور برملا عام مجلسون اور اخبارون مین یہہ سناتے ہین کہ تمہارے حریف اہل اسلام عمدگی اصول مذہب کے سبب ترقی مذہب کے میدان مین تمپر سبقت لے گئے ہین اور تم اپنے روکہی پہیکے خارج از عقل وقیاس اصول مذہب قرار دینے کے سبب اس ترقی کے میدان مین رہ چکے ہو۔ تم اپنے مذہب کے اصول کو اصول مذہب اسلام کے مانند شایستہ وعام پسند بناؤ۔ ورنہ ترقی مذہب کے دعوے سے دست بردار ہو جاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔

اِس امر کی تصدیق کے لئے ہم ذیل مین چار مضامین یوروپ کے عیسائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



فاضلون کے تراجم نقل کرتے ہین - از انجملہ در مضمون پادری ایزک ٹیلر صاحب کے ہین ان مین سے مضمون اول ایک لکچر ہے جسمین اونہون نے اہل اسلام کا اصول مذہب کے سبب ترقی مین سبقت لے جانا بیان کیا ہے اور دوسرا انکا ایک خط ہے جس مین اس بیان کا سرکاری اور مشنری رپورٹون کے اہم دستاویز سے کافی ثبوت دیا ہے - جبکہ یورپ مین اُن کے پہلے مضمون سے شور و غل مچ گیا تھا +

**تیسرا مضمون** رسالہ ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو لنڈن کا ایک مضمون ہے جسمین راقم مضمون نے بڑے زور و شور سے اصول اسلام کا عمدہ و قابل فہم ہونا - اور اصول مذہب عیسائی کا ناقابل فہم و قبول ہونا ثابت کیا ہے -

**چوتھا مضمون** - ہمارے ملک مین مشہور و معروف فاضل ڈاکٹر لائٹنر صاحب کا لکچر ہے جسمین اونہون نے اصول و مسایل اسلام کے عمدگی اور اُن مسایل کے پابند مسلمانون کے شائستگی ظاہر کی ہے اور عیسائیون کو ترغیب دلائی ہے کہ وہ عمدگی اصول اسلام کو تسلیم کرین اور مسلمانون کی تکریم کرین اور اسکو اپنے مذہب کی عزت سمجھین -

## پادری ایزک ٹیلر صاحب کا لکچر

۷ اکتوبر کو والورہمپٹن واقع ملک انگلستان کے چرچ کانگرس (یعنے مجلس مذاکرہ مقاصد کلیسا) مین جسکی دو ہزار پانسو چھپا سٹھ ممبر تھے کئی ہزار باشندگان انگلستان کے روبرو پادری ایزک ٹیلر نے شیوع مذہب کے اعتبار سے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلام کو بہ تقریر کی -

© rasailojaraid.com

عیسائی مذہب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی (سامعین کے کان کھڑے ہوئے)
عیسائی مذہب کے مقابلہ مین مذہب اسلام کو بت پرستون ہی نے زیادہ قبول نہین کیا
بلکہ بعض ممالک مین خاص عیسائی مذہب فی الواقع اٹھتا اور اوسکے بدلے مذہب اسلام
قایم ہوتا جاتا ہے۔ اور یہہ تو ایک مشہور بات ہے۔ کہ مسلم اقوام کے لئے قابو کرنے
کی جو تدبیرین کی گئین۔ ان مین ناکامی حاصل ہوئی ہم بالعوض اسکے کہ فتح پاتے اور
کچھ اور آگے بڑھتے شکست حاصل کرتے اور پیچھے ہٹتے جاتے ہین۔ مذہب اسلام مراقو
(مراکو) سے جاوا اور زنجبار سے چین تک تو پہیل چکا۔ اور اب افریقہ مین نشیب کے
پانی کی طرح پہیلتا جاتا ہے۔ دریائے کونگو اور دریائے زمبیزی کے کنارہ کی تمام آبادی
مسلمان ہوتی جاتی ہے حبشہ کا علاقہ جو ریگستان مین سب سے زیادہ قوی ملک ہے وہان کے
لوگ اب ہماری آنکھون کے سامنے مسلمان ہوگئے۔ ہندوستان مین مغربی تہذیب جو
ہندو مذہب کی جڑہ اکھارتی جاتی ہے وہ صرف مذہب اسلام کے لئے راستہ صاف کر رہی
ہے۔ ہندوستان کے ساڑھے پچیس کروڑ باشندون مین پانچ کروڑ آدمی ابہی سے
مسلمان ہوچکے ہین۔ اور افریقہ کی آبادی مین نصف سے زیادہ مسلمان ہین۔ یہان ان
مسلمانون کا ذکر کیا گیا ہے جنہون نے کسی مذہب کے اختیار کرنے کی حالت مین پہلے
پہل مذہب اسلام ہی کو قبول کیا۔ اون لوگون کا ذکر نہین جو دوسرے مذاہب کو چھوڑ کر
مسلمان ہوگئے۔ جو شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اسی مذہب کا
ہو رہتا ہے۔ اور اسکی گرفت بڑی مستحکم رہتی ہے۔ عیسائی مذہب کی گرفت ایسی مستحکم
نہین ہے۔ افریقہ کے لا مذہب صحرائی باشندے جب ایک دفعہ مذہب اسلام قبول کر لیتے
ہین تو وہ پہر نہ اپنی بت پرستی پر عود کرتے ہین۔ اور نہ عیسائی ہوجاتے ہین۔ گو اعلے
درجہ کی اقوام کے لئے یہہ مذہب بالکل ناموزون ہے۔ لیکن صحرائی اقوام کو مہذب
بنانے اور انکو مذہبی عروج پر پہنچانے کے لئے یہہ مذہب انتہا درجہ تک مناسب اور موزون ہے

* پادری صاحب نے یہہ بات اصول اسلام سے پوری واقفیت نہ ہونے کے سبب لکہی ہے۔ ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عیسائی مذہب کا نمبر حد سے زیادہ چڑھا ہوا اور بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ لیکن اسلام نے دنیا کے مہذب بنانے مین عیسا مذہب سے زیادہ کام کیا (نعرہ تحقیق) ہم اسکی تمثیل مین بعض عملی نتائج جو انگلش افسرون اور سیاحون اور سوداگرون وغیرہ نے مذہب اسلام کی نسبت اپنے عملی تجربہ سے پیدا کیے ہین اونکو پیش کرتے ہین۔ جسوقت افریقہ کے حبشی یعنے صحرائی باشندے مسلمان ہوجاتے ہین تو اونکی بت پرستی اور ارواح خبیثہ کی پرستش اوراسی طرح کے سست اعتقاد یان اور آدم خوری اور انسان کی قربانی اور بچہ کشی اور جادو اور طلسم کے اعتقادات یہہ سب عادتین فوراً چہوٹ جاتی ہین وہی باشندے کپڑا پہننے لگتے ہین اور میلے کچیلے رہنے کے بدلے صفائی اختیار کرتے اور اپنی ذاتی قدر ومنزلت سمجہنے لگتے ہین۔ مہمان نوازی تو گویا اونکا ایک فرض مذہبی ہوجاتا ہے شراب خوری قطعاً موقوف ہوجاتی ہے۔ قماربازی سے ممتنع کردیئے جاتے ہین۔ بیحیائی کے ساتہ ناچنے کودنے اور علانیہ زن ومرد کے ہم صحبت ہونے کی عادتین چہوٹ جاتی ہین۔ عورات کی عفت کا ایک وصف خاص کے طور پر خیال رکھتے ہین۔ کاہلی کے بدلے محنت ومشقت کرنے لگتے ہین۔ مطلق العنانی کے بدلے قانون اور حکم حاکم کی پابندی کرنے لگتے ہین اور کشت وخون اور ایذارسانی حیوانات کو چہوڑ کر سنجید کی اختیار کرنے لگتے ہین اور بردہ فروشی سے ممتنع کرائے جاتے ہین۔ انسانی ہمدردی اور نیکی اور برادرانہ اخوت اونمین پیدا ہوجاتی ہے۔ کثیر الازدواجی اور غلامی کا دستور مفید اور محدود ہوجاتا ہے اور اونکی متعلقہ خرابیون کا تدارک ہوجاتا ہے۔ مذہب اسلام مین سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ یہہ جماعت دنیا بھر مین سب سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار شراف ہے۔ اور یورپ کی تجارت کو جسقدر ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اوسیقدر لوگون مین شراب خوری اور بُری اور ذلیل کامون کے وسایل بڑہتے جاتے ہین۔ مذہب اسلام کی تہذیب ادنے درجہ کی نہین ہے۔ اُسمین لکہنا پڑہنا پوشاک ولباس کی صفائی جسم کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



طہارت - سچائی - اور پاس آبرو - یہہ تمام باتین پائی جاتی ہین - منہیات کی امتناع اور تہذیب کی اشاعت کے اعتبار سے مذہب اسلام کی ترقیان حیرت انگیز ہین یعنی لکہو کہا اور کروڑہا روپیہ اور بیشمار جانین افریقہ مین تلف کرا دین اور اسکے معاوضہ مین بہت کم ایسی باتین ہونگی جنکو ہم پیش کر سکین - تو عیسائیون کا شمار ہزارون مین کیا جا سکتا ہے اور مسلمین کا حساب لاکہون کے ذریعہ سے لگ سکیگا - یہہ بڑے مذاہب و اقعات ہین جنکا جواب دینا بہت مشکل ہے اور انسے تجاہل کرنا سخت جہالت ہے - پس ہمکو سب کے پہلے یہہ امر تسلیم کر لینا لازم ہے کہ اسلام مخالف مذہب عیسائی نہین ہے بلکہ اسلام نیم نصرانیت یعنے ایک ناقص[†] درجہ کا عیسائی مذہب ہے (نعرۂ تحقیر) مذہب اسلام مذاہب حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کے تین سوتون کا ایک دریا ہے - مذہب یہود اسّے خارج ہے - مذہب اسلام عام جہان مین پہیلا ہوا ہے - مذہب یہود کی طرح وہ کسی ایک فرقہ پر محدود نہین ہے بلکہ تمام عالم مین پہیلا ہوا ہے - اہل اسلام چار انبیاے عظم کو تسلیم کرتے ہین یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ - حضرت موسیٰ کلیم اللہ - حضرت عیسیٰ روح اللہ - اور حضرت محمد رسول اللہ (حبیب اللہ) مذہب اسلام مین حضرت عیسیٰ کا مرتبہ سب سے افضل ہے اور گو تعلیمات محمدی اور تعلیم سینٹ پال مین فرق ہے - لیکن تعلیم محمدی عیسائی مذہب کے مخالف[††] نہین ہے مذہب اسلام مذاہب یہود و نصاری کے بین بین ہے - مذہب یہود سے مذہب اسلام افضل ہے کیونکہ اسمین مذہب عیسیٰ کے معجزات اور مسیحائی کی تصدیق کی گئی ہے یہہ اصلاح یافتہ مذہب یہود جو افریقہ اور ایشیا مین اسقدر پہیل گیا تو اوسکی وجہ یہہ ہے کہ افریقہ اور شام کے علما نے عیسائی کی جگہہ علم مابعد الطبیعۃ کے مصنوعی مسایل قایم کیئے - اونہون نے کوشش کی کہ تجرد کے بدلے تاہل کو رواج دین - اوس زمانہ مین تقدس حاصل کرنے کے لیئے خلوت نشینی اور ترک دنیا کا رواج تہا - پیر و فقیر لوگ

[†] یہ پادری صاحب کا خیال ہے - اور حقیقت مین اسلام اصلی عیسائیت کی تکمیل ہے - [††] یعنی اصلی مذہب عیسائی کی - کیونکہ موجودہ مذہب عیسائی [illegible] محمدی کے مخالف ہے

© rasailojaraid.com

خانک نشینی کرتے تھے - عام باشندے در اصل مخلوق پرست تھے بتون پیرون اور فقیرون اور فرشتون کی پرستش کرتے تھے - اسلام نے اِس طوفانِ بے تمیزی اور سُست اعتقادی کو نیست و نابود کر دیا - زہد خشک سے یہہ ایک سخت مقابلہ تھا اور تجرد کے بدلے تاہل کا قایم کرنا بہت بڑی قوت کا کام تھا - اسلام نے مذہب کا اصل اصول خدا کی وحدانیت اور عظمت قرار دی فقیری اور خانہ نشینی کو اُٹھا کر اوس نے جوانمردی قایم کی - عالی ہمتی کو آیندہ ترقی کی بنیاد ڈالی انسان مین باہمی اخوت قایم کی - اور فطرت انسانی کی ضروریات کو تسلیم کیا عیسائی مذہب کے اعلیٰ صفات یعنی کسر نفسی صفائی قلب عفو تقصیرات اور نفس کشی - یہہ صفات مذہب اسلام کی نہین ہین؟ عیسائی مذہب کے باریک خیالات ایسے نہین ہین جو دیسی اقوام کی سمجھہ مین آسکین - مذہب اسلام مین جو ادنیٰ درجہ کی صفتین پائی جاتی ہین اونکو ادنیٰ درجہ کی اقوام سمجھہ سکتی ہین - مثلاً اعتدال - صفائی - عفت - انصاف - حلم - بہادری - احسان - مہمان نوازی - راستی وغیرہ - اِن لوگون کو یہہ بہت اچھی طرح سے سکھایا جاسکتا ہے - کہ چار ضروری صفتون کی پابندی کرو اور سات کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھو - عیسائیون مین انسان کی باہمی اخوت کا خیال حد سے زیادہ اعلےٰ درجہ کا ہے لیکن صرف خیال ہی خیال ہے اور اسلام مین عملی طور پر اخوت کا برتاؤ ہوتا ہے کہ تمام مسلمان ہر صحبت مین یکسان سمجھے جاتے ہین - یہہ اسلام مین ایک ایسی چاشنی ہے جسکو دیکھکر منہہ مین پانی چھوٹنے لگتا ہے جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ فوراً جماعت مین داخل کرلیا جاتا ہے - اور بیدرہ گروہ بھائیون مین ایک بھائی اور لیجاتا ہے - عیسائیون مین جو شخص نیا داخل ہوتا ہے وہ سوشیل حیثیت مین برابر نہین سمجھا جاتا - لیکن مسلمان درحقیقت نومسلم کو بھائی سمجھتے ہین ہم لوگ گرجا گھرون مین تو جا کر بیشک ایک دوسرے کے بھائی بنجاتے ہین* - لیکن روزمرہ کے طرز معاشرت مین اُسکا برتاؤ کچھہ بھی نہین ہوتا (قہقہہ) قرآن مجید مین بیشک ایک بہشت کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن مسلمانون کو باہمی اخوت سے دنیا ہی بہشت

* یورپ مین ایسا ہوگا - ہندوستان مین تو دیسیون کا گرجا ہی علٰحدہ ہے - کیا مقدور ہے کہ یورپین گرجا مین ایسے عیسائی گھسنے پاوین - اڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہو جاتی ہے۔ یہودی جو دنیا کی تمام اقوام سے زیادہ اعلےٰ مذہبی خیالات سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ دو ہزار برس تک تعلیم پانے کے بعد اس قابل ہوئے کہ عیسائی مذہب کی اعلیٰ تعلیمات حاصل کر سکین۔ پس ایسی حالت مین کیا ہم اُمید کر سکتے ہین کہ حبشی اقوام جو بالکل ہی ادنیٰ درجہ کی حالت مین ہین اور مدتون سے وحشیانہ و خونخوارانہ برتاؤ کرتے آئے ہین وہ یکبارگی عیسائی مذہب کے اعلےٰ درجہ کے اخلاق کو قبول کر سکین گے۔ جنکے لئے تاریخ عبرانی مین کے انبیا اور شہدا اُن وقت بھی قرار واقعی موزون نہ تھے۔ مذہب اسلام کی تعلیمات ایسی اعلےٰ اور باریک نہین ہین۔ یہ ایک ایسا فرقہ ہے جو اہل افریقہ کو اعلےٰ مذہب کی تعلیم کے لئے تیار کر سکتا ہے۔ کلیسائی انگلستان اہل افریقہ پر کوئی پایدار اثر پیدا نہ کر سکا۔ مذہب اسلام اپنی ہیبت اور کتنی فوج اپنے ڈھول دمامہ (قہقہہ) اور کلیسائی روم اپنے کالے نشان کو لیکر حبشی اقوام کے شبستان مین اوتر سکتا ہے۔ لیکن کلیسائے انگلستان اپنے اکتالیس احکام کو لیکر افریقہ کے بلاد واقع خط استوا مین کئی پشت تک اپنا گرجا گھر قائم نہین کر سکتا۔ اہل افریقہ کو عیسائی بنانے مین عملی طور کی دو دقتین بہت بھاری ہین۔ ایک کثیر الازدواجی اور دوسری بردہ فروشی حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰ ع کے ان دونون باتون کی قطعی ممانعت نہین کی کیونکہ یہ امر بالکل ناممکن تھا بلکہ اس امر کی کوشش کی کہ جہانتک ممکن ہو اُن خرابیون کی اصلاح کیجاے۔ غلامی فرقہ اسلام کا جزو نہین ہے۔ حضرت محمدؐ نے مثل حضرت موسیٰؑ اور سنیٹ پال کے ضروری حد تک اوسکو جایز رکھا۔ اہل اسلام نے اُسمین بہت کمی کردی۔ امریکہ کی وحشی اقوام مین جسقدر اسکا برتاؤ ہوتا ہے۔ اہل اسلام مین اُس سے کہین کم ہوتا ہے۔ کثیر الازدواجی ایک اور بھی دقت طلب مسئلہ ہے۔ حضرت موسےٰ نے اُس کی ممانعت نہین کی۔ حضرت داؤد ع کے وقت مین اُسکا رواج رہا۔ انجیل مقدس مین گو صراحتاً اُسکی امتناع نہین ہے لیکن معناً یہی بات پائی جاتی ہے۔ حضرت محمدؐ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اختیار کثیر الازواجی کو محدود کر دیا اور مسلمانون کے مہذب ممالک یعنی ترکی واقع یورپ اور الجیریس اور مصر مین بطور قاعدہ کلیہ اسکی پابندی ہوتی ہے - زیادہ تعلیم یافتہ مسلمانون کی یہہ رائے ہے کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ اسکے دستور کا تدارک کیا جائے یا موقوف کر دیا جائے - کیونکہ موجودہ زمانہ کی حالت کے اعتبار سے موزون نہین ہے - بشپ لاہور نے منجملہ اور اشخاص کے بڑی مردانگی کے ساتھہ اس امر کی مخالفت کی کہ کثیر الازواج اشخاص عیسائی مذہب مین قبول کئے جاوین - یہہ امر خلاف انصاف اور باعث ظلم ہے کہ کوئی شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کے بعد کسی بی بی کو جسکے ساتھہ اُس نے شرع اسلامیہ کے موجب جایز طور پر شادی کی ہو چھوڑ دے - کیا یہہ بھی لڑکون کی سوتیلی مائین ہین جو بالکل ذلیل حالت سے چھوڑ دیجائین - جو شخص عیسائی مذہب کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو - وہ کبھی اس ظالمانہ فعل کو جو بالکل فطرت کے خلاف ہے قبول نہ کرے گا - کثیر الازواجی مین جہان ہر طرح کے مضار ہین وہان منافع بھی ہین - کثیر الازواجی نے دختر کشی کو موقوف کرادیا - اور ہر ایک عورت کے لئے ایک قانونی محافظ پیدا کر دیا - مسلمان ملکون مین کثیر الازواجی کی وجہ سے کسب بالکل نہین ہوتا ہے اور اس برائی سے عیسائی مذہب کے لئے اُس سے زیادہ باعث ننگ ہجو اسلام کے لئے کثیر الازواجی قرار پاسکتی ہے - اسلامیہ ممالک مین محدود درجہ کی کثیر الازواجی کی خرابیان عورتون کے لئے باعث ندامت اور مردون کے لئے موجب نقصان اُسقدر ہرگز نہین ہے جسقدر عیسائی شہرون کی علانیہ اوباشی جو اہل اسلام مین نام کو بھی نہین ستم ڈہاتی ہے - اوباش انگلش مستحق اس امر کے نہین ہین کہ کثیر الازواج اہل اسلام کی عیب جوئی کر سکین (سنو سنو) اپنے بھائیون کی آنکھہ کا تنکا (پھلی) نکالنے کی قبل ہمکو اپنی اندھی آنکھ دیکھ لینی چاہئے (یعنے خود را فضیحت و دیگرا نصیحت) ممالک اسلام کی یہہ چار خرابیان یعنے کثیر الازواجی - غلامی - بیشمار کنیزون کا حرم بنا کر رکھنا اور کثرت

* یعنے بدکاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



طلاق - یہہ خرابیان صرف اہل اسلام سے مخصوص نہین ہین - اگر فی الحال نہین تو ہمین لوگون کی یادداشت مین یہہ سب خرابیان نہایت ہی شدید حالتون سے ممالک متحدہ امریکہ مین پائی جاتی تہین - یہہ ملک برائے نام عیسائی اور انگلش قوم سے آباد ہے اگر عیسائی مشنین افریقہ مین کچھہ کارروائی کرنے والے ہین تو انکو لازم ہے کہ اپنے طریقے بدل دین ورنہ وعظ بین ہرچند اہل افریقہ کو کبھی عیسائی نہ کرسکین گے - اسکی بارہا آزمایش ہوئی اور ہر مرتبہ ناکامی ہوئی - اول تو وہان کی مہلک آب و ہوا سے بہاری مشکل ہے - دوسری سوشیل اختلافات انتہا درجہ تک پڑہا ہوا ہے - افریقہ کے صحرائی باشندے صرف اسی طریق سے عیسائی کئے جا سکتے ہین کہ ممالک متحدہ امریکہ کے صحرائی باشندے جو عیسائی ہوگئے ہین بتعداد کثیر یہان طلب کئے جائین - اہل اسلام کے بارہ مین ہم یہہ سوال کرتے ہین کہ قلعہ اسلام پر ہم باہر سے حملہ کیون کرین اندر ہی سے نہ کرین بالعوض اسکے کہ ہم حضرت محمد اور اہل اسلام کی مخالفت کرین - ہم اپنی کارروائی کو اس امر کا اظہار کرکے کیون نہ شروع کرین کہ عیسائی مذہب اور اسلام کے مابین کن کن باتون کی مطابقت ہے بجائے اسکے کہ مذہب اسلام اور عیسائی مذہب کے مابین کن کن باتون کا اختلاف ہے - پس ہم کہتے ہین کہ ہمکو یاد رکہنا چاہئے کہ بعض باتون مین مسلمانون کا اخلاق ہمارے اخلاق سے بڑہا ہوا ہے - خدا کی مرضی پر شاکر رہنا پرہیزگاری - خیرات - راستی باہمی اخوت ان سب باتون مین اہل اسلام ایک ایسی نظیر قایم کرتے ہین جسکی اگر ہم تقلید کرین تو ہمارے لئے بہت بہتر ہو - اسلام نے شراب خوری - قمار بازی - اور زنا کاری - ان تینون برائیون کو جنہون نے عیسائی ملکون کو بالکل ذلیل و خوار کر رکہا ہے بالکل موقوف کردیا - جن مشرقی یا جنوبی اقوام پر عیسائی مذہب گرفت حاصل کرسکا - اسلام ان سے بہت قریب قرابت رکہتا ہے - قبطیون اور اہل ابیسینیا مین بالکل سست اعتقادی پہیلی ہوئی ہے - اوسکے بدلے اسلام کا قایم ہوجانا نہایت ہی افضل بات ہے - اہل اسلام کو خاص

© rasailojaraid.com

عیسائی سمجھ لینا چاہئے - پس بیکار اوس مذہب کی بیخکنی کے بارے ہمکو لازم ہے کہ اوس مذہب کی تکمیل کرین اور کیا عجب ہے کہ ہم اسلام کو عیسائی کرلین - پس اسی طور پر ہم دیکھتے ہین کہ خدا کی تجویز کو درجہ انصرام پر پہنچانے کے لئے حضرت محمد صلعم حضرت عیسیٰ کے لئے راستہ لگانے آئے تھے - (العروۃ تحسین) - ([illegible])

## پادری صاحب کا خط بنام اڈیٹر اخبار لنڈن ٹائمس

صاحب من

آپ نے بالور ہیملٹن کے چرچ کانگرس مین جو سپیچ دی تھی اوسپر لوگون مین بڑا جوش وخروش پیدا ہوا ہے اور بڑی گرما گرمی سے مباحثے ہو رہے ہین تحریرات اور تقریرات کے ذریعہ سے جسپر اسی بات کا بہت ڈھونڈا لاگیا ہے کہ جو امور مین نے اپنی تقریر مین بیان کئے گئے تھے اونکے قوی دلائل پیش ہون - کیونکہ اس ملک کے لوگ سمجھتے ہین کہ میرے بیانات سے عیسائیون کو سخت وحشت ہوئی اور وہ سمجھتے ہین کہ آئین عیسائی مذہب کی ذلت متصور ہے - چونکہ یہہ امر ناممکن ہے کہ مین ان لاتعداد مضامین اخبار اور مراسلات کا ایک چٹھی مین جواب دون - اس لئے مین چاہتا ہون کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے اس امر کا اظہار کرون کہ جو امور مین نے اپنی سپیچ مین بیان کئے تھے وہ کس سند اور دلیل پر مبنی ہین -

میرا پہلا بیان جسپر اعتراض کیا گیا ہے یہہ تھا کہ بحیثیت اشاعت مذہبی ایشیا اور افریقہ مین اسلام کو عیسائی مذہب کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور لوگون نے مسلمانون کو عیسائی بنانے کی جو کوششین کین انمین ناکامی ہوئی =

مین پہلے ہندوستان سے ابتدا کرتا ہون کیونکہ وہانکے آبادی کا حساب بہت صحیح صحیح معلوم ہوسکتا ہے - ہندوستان مین ۱۸۷۱ء سے لیکر ۱۸۸۱ء تک دس برس کے اندر ۲۰ لاکھ ۹۳ ہزار ۱۲۶ آدمی اہل اسلام کی آبادی کے متعلق زیادہ ہوگئے اور

* پادری صاحب کا یہ کہنا اصول اسلام [illegible]

© rasailojaraid.com



معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کی آبادی مین ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ لیکن صورتحال کی یہ نسبت ولادتون کی زیادتی اور اسی قسم کی بعض دوسری باتون کا لحاظ کرکے یہ امر بہت اچھی طرح سے کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان مین ہرسال ۶ لاکھ عیسائی اور دوسرے مذاہب کے لوگ مسلمان ہوتے ہین۔ مسلمانون مین تنخواہ دار تنخواہ دار مبلغین مقرر نہین اور نہ مشنریون کا کوئی خاص انتظام ہے۔ ایسی حالت مین ضرور ہے کہ یا تو اسقدر لوگ خاص خاص لوگون کی ذاتی* کوششون سے مذہب اسلام قبول کرتے ہین۔ یا اس مذہب کی خوبیون کو دیکھکر انکو اسلام کی جانب کشش ہوتی ہے۔

اسلام کی ترقی کی تو یہہ کیفیت ہے۔ اب اوسکے مقابلہ مین مذہب عیسائی کی کیفیت دیکھنا چاہئے۔ کہ باوصف اس تمام رعب اور سطوت کے جو عیسائی مذہب کے لوگون کی حکمرانی سے مقصود ہے۔ اور لاکھو کہا روپیہ مشنریون کے ذریعہ سے غیر عیسائی آبادی کو عیسائی بنانے کے لئے صرف کیا جاتا ہے۔ جسقدر نئے آدمی مسلمان ہوتے ہین ان مین سے دس کے مقابلہ مین ایک آدمی بہی مشکل سے عیسائی ہوتا ہے۔ اور یہہ بات بہی احاطہ مدراس کے ہمسایہ جنوبی حد پر اضلاع ٹراونکور اور ٹرونی مین پائی جاتی ہے۔ جہان قدیم زمانہ کی صحرائی اقوام کی آبادی ہے۔ اور جہان عیسائی مذہب نے ایک نہایت ہی قدیم زمانہ سے مضبوط جڑہ پکڑلی ہے۔ لیکن ساتھہ اسکے یہہ بات بہی ہے کہ ہندوستان مین جن لوگون نے عیسائی مذہب اختیار کیا اونمین ایک چوتہائی کے قریب یورپین۔ یا یوریشین نسل کے لوگ ہین اور احاطہ مین جہان عیسائی زیادہ ہین پانچ عیسائیون مین چار رومن کیتہلک ہین اور احاطہ بمبئی مین قریب قریب نصف عیسائی اس مذہب کے پائے جاتے ہین۔

یہہ حیرت انگیز نتیجہ شاید اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس ملک مین پہلے پرتگال کے عیسائی مقام گوا مین اکثر مقیم ہوئے اور زادیرا اور جسوئٹ مشنریون کے ذریعہ سے اس مقام مین

*ذاتی کوشش کرنے والے کہان ہین؟ یہہ جو اثر ہے اصول اسلام کی خوبیون کا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عیسائیوں کو زیادہ ترقی ہوئی۔ لیکن اگر شمالی ہند اور وسط ہند کی کیفیت دیکھی جائے جہان اسلام مضبوط جڑہ پکڑے ہوئے ہو اور جہان قریب قریب پانچ لاکہہ ہر سال آدمی مسلمان ہوتے ہین تو معلوم ہو کہ در اصل ان ممالک مین کوئی بہی عیسائی نہین ہوتا۔ ہندوستان مین اس وقت جو مشنری جماعتین قایم ہین۔ انکی کارگذاریون کی تفصیل مین بڑا طول عمل ہوگا۔ اسلئے ہم صرف چرچ مشن سوسائٹی کا ذکر کرتے ہین۔ جو سب سے زیادہ زبردست اور سب سے زیادہ کارگذار ہے۔ اس جماعت کی آخری رپورٹ کے موافق پارسال کل شمالی اور وسط ہند یعنی ممالک پنجاب و سندہ و بمبئی و بنگالہ و صوبجات ممالک مغربی و شمالی اور ملک متوسط مین جنکی مجموعی آبادی ۲۲ کروڑ ہے ۱۴۸ مشنریون اور دیسی ایجنٹون نے جو ۴۸ ہزار ۲ سو ۹۸ پونڈ ۱۹ شلنگ ۱ پنس (پانچ لاکہہ روپیہ) کے صرف سے اس سال مقرر ہے۔ سال بہر مین صرف ۲۹ آدمی عیسائی ہوئی۔ اور یہہ بہی اس صورت مین کہ جو نابالغ اشخاص عیسائی ہوئے۔ اگر وہ بعد سن بلوغ اس مذہب پر قایم رہین۔

ہندوستان کے مسلمانون کی تعداد ساڑہے پانچ کروڑ ہے۔ اور ۲۹۷۰۰ آدمی جو سال گذشتہ مین عیسائی ہوئے انمین صرف (۱۰۰) آدمی مسلمان ظاہر کیئے گئے ہین حالانکہ انمین سے بہی اکثرون کی نسبت شبہ ہے۔ مثلاً ایک شخص جو عیسائی کیا گیا تہا وہ رپورٹ کی تیاری کے وقت قیدخانہ مین تہا دوسرا آدمی قیدی کی زوجہ ہے۔ تیسرا شخص ایک مسلمان عورت تہی جسنے کسی وجہ سے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرنا چاہی۔ اور وہ چاہتا تہا کہ یہہ عورت ہمارے ساتہہ رہے۔ ہندوستان کے قانون کے بموجب عورت کو اپنا مذہب عیسائی قرار دینے سے طلاق مل گئی اور عورت کا سابق مین بہی ایک عیسائی کے ساتہہ عقد ہو گیا تہا۔ لیکن اگر انگلستان مین یہہ قاعدہ ہوتا تو جو عورتین اپنے شوہرون سے رضامند نہو تین انکو صرف غیر مذہب اختیار کر لینے سے طلاق ملجاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تو انگلستان کی عدالت طلاق مین کبھی اِسقدر مقدمات دائر نہوتے۔ پس تعجب کی بات تو یہہ ہے کہ مسلمان عورتین ایسے امر کی ترغیب و تحریص پانے کی حالت مین بھی عیسائی کیون نہین ہو جاتین۔

یہہ ممکن ہے کہ منجملہ اِن ۴۰۲ نو عیسائیون کے جنکو چرچ مشن سوسائیٹی نے عیسائی کیا ہے سترہ سے زیادہ مسلمان ہون۔ لیکن رپورٹ مین صرف اسقدر تعداد بیان کی گئی ہے۔ اِس لئے ہم ہندوستان کا ذکر چھوڑکر اُن ممالک کا ذکر کرتے ہین جہان صرف مسلمانون ہی کی آبادی پائی جاتی ہے۔ منکرین مذہب اسلام کی آبادی نہین ہے مشنریون کی کارروائیون کے چار بڑے بھاری میدان یہہ ہین یعنے ایران ملک فلسطین ملک عرب اور ملک مصر اِن ممالک مین ۱۰۹ مشنری اور دیسی ایجنٹ لاکہہ ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کے صرف سے مقرر ہین لیکن جو پارسال صرف ایک آدمی بالغ عیسائی ہوا۔ اگر مین نے رپورٹ کا مطلب صحیح سمجھا ہے تو ایک آدمی بھی جو عیسائی ہوا ایک مسلمان لڑکی ہے جو یروشلم کے یتیم خانہ مین رہتی تھی اور اوسکے عیسائی کر لینے کی خاص وجہ یہہ ہے جو رپورٹ مذکورہ بالا مین اِس عبارت سے بیان کی گئی ہے "اِس لڑکی پر بڑی آسانی سے اثر پڑا اور اوسکے واسطے ضرور ہے کہ آیندہ اِس کی بخوبی نگہداشت کیجائے"۔ فلسطین مین جو لوگ عیسائی نہین ہوئے اوسکی وجہ اِس امر سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے کہ ہمنے "جو لوگ ابتک عیسائی نہین ہوئے اور منکر یا مسلمان نہین اپنیر ہمارا کیا اثر پڑا ہے" اِس مد مین ایک یونانی پادری مبیل کے جلسون مین شریک ہوا تھا مین نہین کہہ سکتا کہ یونانی پادری بنیل کے جلسون مین کیون داخل ہوتے ہین۔ لیکن چونکہ اون کو منکر نہ مسلمان خیال کرتے ہین اسوجہ سے وہ اِس انو کہی مد مین داخل کیے گئے +

چرچ مشن سوسائیٹی کے لوگ منکرون کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے گئے ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



لیکن فلسطین ایران عرب اور مصر مین منکر یسوع کا فر لوگ نہین ہین بلکہ مسلمان اور مشرقی عیسائی ہین- اور چونکہ اسکا کوئی نتیجہ نہ پیدا ہوا تو مین کہہ سکتا ہون کہ یہہ لاکھہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ ہر سال بیکار برباد کیا جاتا ہے- اگر اور کام مین لگایا جاتا تو زیادہ فائدہ ہوتا +

کل مصر اور عرب مین عیسائی مذہب قبول کرنیوالون دیسی باشندون کی تعداد ۱۹ بیان کی گئی ہے- لیکن اس امر کا اظہار نہین کیا گیا کہ ان ممالک مین جو چار دیسی واعظ مقرر ہین ان کی اہل و عیال تو اسمین شامل نہین کر لیئے گئے ہین-

مشرقی ممالک مین دوسرے مقامات پر جو مشنین روانہ ہوئے ہین- انکے نتائج بھی ایسے نہین پیدا ہوئے ہین جن سے کچہہ حوصلہ بڑھے- مثلاً سیلون مین پارسال ۴۷-۳ ایجنٹون نے جو ایک لاکھہ ۲۰ ہزار کے صرف سے مقرر ہین ۲۰۷- آدمی عیسائی کیئے وسط چین مین ۱۷۱- ایجنٹون نے ایک لاکھہ کے صرف سے ۶۶- آدمی عیسائی کیئے جنوبی چین مین ۱۴۸ ایجنٹون نے اسی ہزار روپیہ صرف کرکے ۲۹۷- آدمی عیسائی کیئے- جاپان اور برٹش علاقجات چین مین البتہ کسیقدر اچھے نتائج پیدا ہوئے اور ٹمول مین بیشک بہت اچھا نتیجہ ظہور مین آیا-

اس چٹھی مین تو صرف اسی بیان پر اکتفا کرتا ہون- دوسری آئندہ چٹھی مین بیان کرونگا کہ ملک افریقہ مین عیسائی مذہب اور اسلام کو ایک دوسرے کے مقابلہ مین کہانتک کامیابی حاصل ہوئی +

(رفیق ہند)

راقم

ایزک ٹیلر

## ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو لنڈن کا مضمون

## عیسائیت اور اسلام

ملاذ- وہ چٹھی ہمنے کسی اخبار مین نہین دیکھی خدا جانے وہ شائع ہوئی یا ہماری نظر سے نہین گذری +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس امر کی وجہ معلوم کرنی چندان مشکل نہین ہے کہ پروٹسٹنٹ مشنریون کی کوشش اہل اسلام کی بہ نسبت کیون کم کامیاب ہوتی ہے۔ قطع نظر ہمارے مشنریون کے طرز و غلط اورا ور امور اتفاقیہ کے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ اسکی وجہ زیادہ تر خود اصول مذہب ہین۔ گو اس بات کے کہنے کے لئے جراُت درکار ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف اسوجہ سے ناکامیاب ہوتے ہین کہ ہم ایک ایسا روکھا پھیکا اور خشک مذہب پیش کرتے ہین کہ جو نہ تو کچھ خیالی لطف پیدا کرسکتا ہے۔ اور نہ عقل مین آسکتا ہے نیک باتین جو اس عالم مین ظہور مین آتے ہین وحشی قومین انکو ایک معمولی اور طبعی امور سمجھتی ہین مگر برائیون کو مثلاً فساد اور خرابی۔ کڑک اور بجلی۔ بیماری اور ا ور ہر قسم کی آفتون کو وہ ایک ایسی قوتون سے منسوب کرتی ہین جو مافوق الطبیعت ہین مثلاً ارواح خبیثہ اور شیاطین۔ چنانچہ سب سے پہلے پرستش کے جس طریق نے دنیا مین رواج پایا وہ ان ضرر رسان قوتون کا خوش کرنا ہے اور زمانہ سلف سے اسکی یہہ صورت چلی آئی ہے کہ لوگ اپنی رضا و رغبت سے ایسے چڑہاوے انکی نذر کرتے ہین جو ان لوگون کے نزدیک نہایت مرغوب اور پسندیدہ ہین اور یہہ وہ اس امید سے کرتے ہین کہ وہ قوتین اس طرح پر خوش ہوجائینگی تو باقی چیزین اونہین کے پاس رہنے دینگے اور اسی کا نام قربانی[*] ہے جو ایک ایسی رسم ہی ہے جو بہت سے مذہبون مین جاری ہے اور جس سے آج کے دن تک بھی ہم پیچھا نہین چھوڑا سکے۔ لیکن اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اون ضرر رسان قوتون کے خوش کرنیکا یہہ طریقہ سب سے زیادہ متبذل قسم پرستش کی ہے مگر جب لوگ زیادہ مہذب ہوجاتے ہین تو یہہ خیال کرنے لگتے ہین کہ امور خیر کے وقوع اور ظہور کا باعث بھی کچھ اسےاعلےتر قوتین ہین۔ پس وہ عالی رتبہ اور نیک دیوتاؤن کی پرستش کرنے لگتے ہین اور بد دیوتاؤن سے ڈرتے رہنے کو بھی ترک نہین کرتے۔ ہمکو معلوم ہے کہ ان یا قومون نے انواع و اقسام کے دیوتاؤنکی پرستش

[*] اسلام مین جو قربانی کا حکم ہے وہ اس بنا پر ہے ل پرستی نہین ہی بلکہ اس اصول پر ہے کہ مساکین کو بھی گوشت کھانا نصیب ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



قایم کی تہی اوسنے اون کی نسبت طرح طرح کے مذہبی افسانے بنا لیے تہے جو نسل انسانی کی بہت سی شاخون مین مختلف صورتون مین مروج رہی ہے اور بہت ترقی پاگئی ہے اور ایسی نہین ہے کہ لوگ اوسکی جانب راغب نہون۔ لیکن جسقدر انسان عقل اور علم مین ترقی کرتا ہے اوسیقدر ان چیزون کی عجوبگی اوسکی نظر مین نہین جچتی چنانچہ جون جون لوگون کے خیالات ترقی پاتے گئے ویسے ویسے اہل روما اور اہل ہند وغیرہ قومون کا اعتقاد جو وہ اپنے دیوتاؤن کی نسبت رکہتے تھے چپ چاپ زوال پذیر ہوتا گیا۔ کم ترقی یافتہ قومین اگر اپنے اولڈ فیشن کے اعتقادات کو خود ہی نہین چہوڑ دیتین تو پہر تو اون کے لئے سخت مشکل ہے کہ اپنے ان اعتقادات کو غیر مذہبون کے سرگرم واعظون کے حملون سے بچا سکین۔ نیا مذہب قایم کرنے کی بہ نسبت پرانے مذہبون مین رخنہ ڈالدینا بہت آسان ہے۔ رومن کیتہلک لوگون نے پرانے ایرین دیوتاؤن کے مجموعہ کو نیا سنوار کر اور بدی کے دیوتاؤن کو نیکی کے دیوتاؤن سے بدلکر ایک نئے انداز پر مرتب کیا اور اوسپر ایسا گہرا رنگ چڑہا دیا جسکو ہم اصل عیسائیت کہہ سکتے ہین اور وہ راہبون اور پادریون اور پوپ وغیرہ کے ایک عجیب غریب سلسلہ کی مدد سے ایک ایسا مذہب پیش کرتے ہین جو ایسا نہین ہے کہ اون لوگون کو جو ترقی کی ایک متوسط حد سے آگے نہین بڑہے اپنی جانب مایل نہ کرسکے اور جو فی الحقیقت آسانی سے ایسے مذہب کو قبول کر لیتے ہین جو بہت کچھ اونہین کے عقیدون کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ عیسائیت بحیثیت پشت پناہ ہونے رومن کیتہلک طریقہ کے اسکو متوہمانہ مذہب سے مقابلہ کرنے کی ایک بڑی طاقت دیتی ہے۔ مگر برخلاف اسکے اسلام اون لوگون کے لئے جو توہمات کے چہوڑنے پر آمادہ ہون ایک ایسا عقیدہ پیش کرتا ہے جو عقل کے نہایت موافق ہے۔ چنانچہ اس عالم کون و فساد کے ایک ہی طور کے قانون کے تابع ہونے سے مذہب اسلام وحدانیت ذات باری اور اوسکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تنہا احکم الحاکمین ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور اون سب قسم کی پرستشون کے معدوم
کر دینے سے جو انسانی مشتہیات و جذبات کی مناسبت سے ایک ایک دیوتا ٹھیرا لیا
گیا ہے اُسکے اپنی صفات و منسوبات مین سب سے برتر ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے اور
نہ صرف مورتون اور تصویرون کا ہی امتناع کیا گیا ہے - بلکہ گانے بجانے اور راہبون اور
پادریون کے سلسلہ کو بھی ملیا میٹ کر دیا گیا ہے اور بجز ایک سیدھی سادھی معقول پرستش
کے جو ایک سیدھے سادے مکان کے اندر یا باہر عمل مین آسکتی ہے اور کچھ باقی نہین رکھا گیا ہے پاکیزگی
پاکبازی کا حکم دیا گیا ہے شراب کا امتناع ہے - تمام انسانون کے برابر ہونے کا وعظ
ایک پسندیدہ صورت مین کیا گیا ہے اور دنیا مین نیک عمل کرنے کے اجر کا وعدہ عالم آخرت
مین ایک قابل فہم بہشت کے ساتھ دیا گیا ہے - پس ایک ایسا مذہب ایسے لوگون سے جو
کوئی مذہب نہین رکھتے بہت جلد قبولیت حاصل کر لیتا ہے - مگر جب ہم پروٹسٹنٹ طریقہ
کی طرف متوجہ ہوتے ہین تو اوس مین کوئی ایسی بات نہین پاتے جو لوگون کے دلون
کو اپنی طرف کھینچے - ہمنے اپنے پرانے مذہب کی ایسی باتون کی جو بظاہر خوش نما معلوم
ہوتی تہین اصلاح تو کی لیکن ایسے درجہ تک نہین کی جو اوسکو اصل عیسائیت یا کسی
الہی حد تک پہونچا دیتی جو عقل کے موافق ہو کیونکہ ہمارے مذہب کے موجودہ اصول
مبہم اور نا قابل فہم ہین بلکہ شاید اس مین بہ نسبت رومن کیتھلک طریقہ کے عیسائیت
بہی کم ہے کیونکہ جس قدر اُسمین اعمال حسنہ کے بجا لانے اور اپنے لئے عالم آخرت مین اپنی
ذاتی کوشش سے بہتری کا سامان مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے اس مین اُسقدر
نہین ہے بلکہ زیادہ تر مسیح کی قربانی اور کفارہ ہی کو ذریعہ نجات قرار دیا گیا ہے -
اور اس امر پر یقین رکھنے کی تلقین کی گئی ہے کہ خواہ ہم نیک عمل کرین خواہ بد ہر حالت
مین گنہگار اور تقصیر وار ہین اور یہ کہ ہماری نجات صرف مسیح کے خون سے دہوئے
جانے پر منحصر ہے - مین خیال کرتا ہون کہ میرا یہہ کہنا کچھ خلاف حقیقت نہوگا کہ مسیح کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پروٹسٹنٹ فرقون کے مذہب کی اصل و بنیاد ہے
خون سے نجات پانے کا مسئلہ تمام
ہے- اور یہہ کہ اسی مسئلہ پر تمام فرقے بطور اپنے اصول دین کے زور دیتے ہین لیکن ہمکو
اب ذرا یہہ دیکھنا چاہئے کہ جب یہہ عقیدہ غیر مذہب والون کے سامنے پیش کیا جاتا ہے
تو کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے (یہہ نتیجہ پیدا کرتا ہے) کہ سب پہلے ہمارا مسئلہ تثلیث - وحدانیت
الہی کے معقول مسئلہ کو بالکل مٹا دیتا ہے- اور تعجب یہہ ہے کہ خدا کی وحدانیت
کے اقرار کے ساتھ ہم ایک بالکل ناقابل فہم مسئلہ تین بسا وہی خداؤن کا بہی
قرار دیتے ہین جو حقیقت مین دیکھو تو آریا قوم کا وہی پرانا ترگنون کا مسئلہ ہے جو
کسیطرح بہی اس لایق نہین ہے کہ ہمارے مذہب مین کہپ سکے- اس تثلیث کے تین
خداؤن مین سے ایک خدا کی نسبت جتنے قابل فہم طور پر کچہہ بہی قرار نہین دیا
کہ اوسکا نام کیا ہے- پس ہم یہہ امید نہین کر سکتے کہ ایک اس قسم کا مسئلہ اپنے
لئے اون لوگون کی قبولیت حاصل کر سکے جن سے ہم یہہ خواہش کرتے ہین کہ وہ اپنے
بہت سے خداؤن کے وجود کے تو ہم کو چہوڑ کر ہمارا مذہب قبول کر لین اور ہم اسپر
بہی بس نہین کرتے بلکہ اون لوگون سے یہہ بہی منوانا چاہتے ہین کہ وہ مسیح جسکا دنیا
مین پیدا ہونا ایک صحیح تاریخی واقع ہے نہ صرف نبی اور خدا کا پیغمبر تہا بلکہ خود خداوند
عالم تہا اور ہم زور دیتے ہین کہ جو لوگ ہمارے مذہب مین آئین ضرور ہے کہ وہ اس
مسیح کی پرستش اوسکو خاص خداوند تعالی سمجہکر کرین جو ایک نہایت ہی حیرت انگیز
مسئلہ ہے- کچہہ شک نہین ہے کہ آریا قوم کے لوگ ایسی عجیب و غریب باتون کے
عادی ہین جیسے دوم درجہ کے خداؤن کا انسانون کی بہلائی کے لئے اوتار بنکر
دنیا مین آنا- مگر جس حد کو ہم پہونچے ہین اوسکو وہ بہی نہین پہونچے پس ہمارے
اس مسئلہ کے قبول کرنے کے لئے ایک بہت ہی بڑا ایمان درکار ہے-
ہمارا اس سے بہی مشکل تر مسئلہ انسان کے کسی حالت مین بہی گناہ سے بچ سکنے

* یعنی ایسا مسیح جسکو عقل و فہم سے کوئی تعلق نہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور قربانی کے ذریعہ سے اُسکے کفارہ کے ہونے کا ہے اور قبل اسکے کہ ہم اُسکی نسبت کچھ کہین ہمکو یہہ یاد رکھنا ضرور ہے کہ قربانی کا خیال بالکل وہی پرانی اور وحشیانہ بہیت پوجا ہی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین اور جسکا مدعا اُن مافوق الطبیعت شریر قوتون کا خوش کرنا تھا جو دنیا مین آفتین اور مصیبتین پیدا کرتی ہین اور یہہ قطعاً ناممکن ہے کہ بہیت پوجا کے اس خیال کو اُس خداوند تعالی کی جو رحیم و رحمان ہے کسی قسم کی قابل فہم پرستش کے ساتھہ مطابق کیا جاوے اور اِس بنا پر یہہ کل مسئلہ ایک بیحد درجہ کا مبہم اور ایسا ہی جو اپنی تردید آپ ہی کرتا ہے اور بحالیکہ بعض انسان ایسے ہین کہ جنکو کسی کفارہ کی ضرورت نہین مثلاً شیر خوار بچے اِسلئے کہا جاسکتا ہے کہ ہمنے ایک نہایت ہی عجیب افسانہ انسان کے ہر حالت مین محتاج کفارہ ہونیکا اور نہایت ہی دقیق مسئلہ پہلے انسان سے گناہ کے سرزد ہونے اور اُس کی وجہ سے کل نسل انسانی کے مستوجب سزا ہونے کا ایجاد کیا ہے۔ اگر ہم مسیح کی طرز زندگی کی بطور ایک حسن نمونہ کے تعریف و توصیف کرین تو سچا اور درست ہے مگر ہم تو بجاے اُسکی زندگی کے اسکی صلیبی موت کو اپنے مذہب کا اصل اصول ٹھیرائے ہوئے ہین۔ خاص لفظ ”صلیبی“ ہی گویا ہمارا اعتقاد نامہ ہے جو یہہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے مذہب کا لب لباب صرف صلیب کو باعث نجات اعتقاد ظاہر کرتا ہے اور صرف قربانی اور مسیح کے خون کا بہنا اور اوسکی موت یہی ایک بات ہے کہ جس پر نہایت زور دیکر ہم لوگون سے یہہ منوانا چاہتے ہین کہ صرف یہی ایک ذریعہ نجات کا ہے۔ ہمکو مسیح سے محبت رکہنا اس وجہ سے واجب نہین ہے کہ اُسنے اپنی زندگی ہماری بہتری مین صرف کی بلکہ اِس لئے واجب ہے کہ ہمارے لئے اپنی جان قربان کر ڈالی۔

علاوہ ان اعتراضون کے جو ہر ایک ایسی تعلیم کی رو سے جو کسی قسم کی معقولیت کا دعوی کرتی ہو اس خونی قربانی کی نسبت جو ایک رحیم و رحمان خدا کے لئے عمل مین آئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عاید ہوتے ہین خود اس قربانی کے خیال مین اسکی ایک ایسی تردید موجود ہے کہ جس کو رفع کرنا ناممکن ہے کیونکہ انسان کو زندگی بہت پیاری ہے اور خواہ اسکو کیسا ہی قوی اعتقاد معاد کی نسبت کیون نہو تو بہی بنی نوع انسان کے کسی بہلائی کے کام مین اپنی جان قربان کرڈالنا ہمیشہ ایک نہایت ہی قابل احترام اور ولیون کا کام سمجہا گیا ہے اور بیشک ایسا ہی سمجہا جانے کے لایق ہے پس اگر مسیح نے الحقیقت خدا تہا اور وہ اس بات کو جانتا تہا جو اس نے ہمکو سکہائی ہے تو اوسکا اپنی جان دیدینا ہرگز قربانی نہین کہا جاسکتا بلکہ صرف یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ ایک تکلیف دہ کام کا انجام بخیر تہا اور ایک اوسی آسمانی حالت کیطرف بازگشت ہتی جس سے اسنے نزول کیا تہا۔

الغرض پروٹسٹنٹ لوگون نے گو اپنے مذہب کے زیادہ دلچسپ توہمات کی اصلاح کی مگر اون عجیب وغریب اور ناقابل فہم بلکہ ناقابل قبول مذہبی مسئلون کو باقی رکہہ لیا جو اخیر زمانہ کے یونانیون کے خراب شدہ باریک ذہنون کا ایجاد ہین۔ ہم چاہتے ہین کہ وہ لوگ جو ہمارے مذہب مین آئین اس عجیب وغریب مسئلہ کو نہ صرف عیسائیت کا ضمیمہ سمجہکر مانین بلکہ خاص اسیکو عیسائیت سمجہین اور ہم ان مسایل کو لوگون کے سامنے نہ ایسے سرگرم واعظون کی زبان کے ذریعہ سے پیش کرتے ہین جو اون مسکینانہ نیکیون پر عمل کرتے ہون جن کی کتاب مقدس تعلیم کرتی ہے اور غریبون اور مظلومون کو تسلی دیتے ہون بلکہ ایسے مشنریون کے وسیلہ سے پیش کرتے ہین جنکو ہر طرح کا آرام حاصل ہے اور عمدہ تنخواہین پاتے اور لوگون سے اس امر کے خواہشمند ہوتے ہین کہ وہ ہمارے حال کی اوس سوسئیٹی مین داخل ہوین جس مین ذات کا امتیاز نہایت ہی ہے اور انسان کا اعزاز و اقتدار صرف اوسکی دولتمندی پر منحصر ہے پس کیا یہہ کچہہ تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کی تعلیم سیدہے سادے اور مفلس اور تعلیم یافتہ لوگون کو کم مرغوب ہو اور تعلیم یافتہ ہندو اوسکو بالکل قبول نکرے۔ رسوم و دستورات کے معاملہ مین بہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہم مسلمانون سے اب تک بہت پیچھے ہین - ہم لوگون مین ایک روز افزون میلان آرایشی وزیبایشی پرستش اور گانے بجانے اور رنگین کہڑکیون (گرجا کی کہڑکیان مراد ہین) وغیرہ اور ایسی رسوم کی طرف ہے جو خداوند تعالی کے اُس اعلے درجہ کے تصور سے جس کا اظہار مسلمان اپنی سادہ طرز عبادت مین کرتے ہین موافقت نہین رکہتا - ہم انسان کی مرغوبات رشوت کے طور پر دیگر لوگون کو اپنے عبادت خانون مین بلانے کی کوشش کرتی ہین اور اوسمین فی الجملہ کامیابی بہی ہوتی ہے لیکن اگر ہم اسکو بتعمق نظر دیکہین تو یہہ طریقہ ایک معقول طور کی پرستش الہی کے کسیطرح موافق نہین ہے - حق یہہ ہے کہ اگر ہم اور لوگون کو عیسائی بنانا اور اُنکی اصلاح کرنا چاہتے ہین تو ہمکو پہلے خود اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور یہہ اصلاح کا کام اُس حد سے بہت زیادہ بڑہکر کرنا چاہئے جہان کہ اس وقت ہوا تہا جسکو "ریفارمیشن" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے - اوّل ہمکو اپنے بشپون - پادریون - مشنریون اور عام عیسائی لوگون کو عیسائیت سکہانی چاہئے پہر البتہ ہم کافرون کو عیسائی بنانے کی امید کرسکتے ہین - اِسبات کے کہنے کی کچہہ ضرورت نہین ہے کہ جن مسایل مذہبی کی نسبت ہمکو اعتراض ہے اون مین سے کسی ایک مسئلہ کو بہی سیدہا سادہا آدمی مسیح کی زندگی کے ان حالات سے جو اناجیل ثلاثہ مین مذکور ہین نہین سیکہہ سکتا کیونکہ ان مین اسکو یہہ بتایا جاتا ہے کہ "صرف ایک ہی خدا ہے جو رحیم اور رحمان ہے اور جسکا حکم دنیا کے لئے یہہ ہے کہ انسان محبت و بہی خواہی کے مسئلہ پر عمل کرے جو کل مسایل کا اصل اصول ہے اور یہہ کہ اپنی بُری خواہشون کو روکے اور اپنے بنی نوع سے مہربانی سے پیش آئے" اور انسان کا مذہب حق یہی ہے - باوجود ان تمام خوبیون کے جو اسلام نے عیسائیت سے اخذ کرلی ہین ہمارا عیسائی مذہب اوس صورت مین کہ جس کی تلقین اُسکے شروع مین کی گئی تہی اب بہی اپنے عجز و فروتنی اور ملائمیت اور بہی خواہی اور خیر اندیشی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مین اسلام سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے اور خود مسیح ایک محبوب ترین نمونہ ان خوبیون کا ہے اور ان معنون کے لحاظ سے مسیح سے محبت کرنا بیشک ایک پسندیدہ اور ایسا خیال ہے جو انسان کے لئے موجب شرف ہے اور جبکہ ہم "مسیح کی محبت" کے مسئلہ پر بڑا زور دیتے ہین تو اگر اُس محبت سے صرف یہی مراد ہوتی جو ہمنے بیان کی ہے تو بہت ہی خوب ہوتا مگر غضب تو یہہ ہے کہ اُس سے یہہ مراد سمجھی جاتی ہے کہ ہمکو اُس سے اِس لئے محبت رکھنی چاہئے کہ اُسنے ہماری خاطر اپنی جان قربان کر ڈالی ٭

مسیح کا سچا مذہب ایک ایسے زمانہ مین اُتارا گیا جو طرح طرح کے مذہبون اور فلسفون سے معمور تہا اور جو نہین اسکا مالک دنیا سے سدہارا ہر قسم کی لغویات اور مزخرفات سے اسکو منڈہ دیا گیا اور وہ لغوبتین روز بروز یہانتک بڑہتی چلی گئین کہ اسکا بالکل ستیاناس ہو گیا۔ جب اتہاناس لس نے ایری یس پر فتح پائی تو بہت سی باطل پرستیں اور توہمات سب اطراف و جوانب سے مذہب کے ساتہہ چپٹا دئے گئے یہانتک کہ عیسائیت ایک ایسا ذلیل توہم بنگئی کہ اگر اُس کو اُسکا بانی دیکھتا تو پہچان نہ سکتا۔ اسلام اصلاح یافتہ عیسائیت کی شکل مین اور اُسکی خرابیون کی نسبت اعتراض اور ایک زیادہ پاک مذہب کی صورت مین جو پُرانے پاک نمونون پر مبنی تہا اور جو قدیمی اصول حقہ کی طرف بازگشت تہی دنیا مین آیا۔ اگرچہ یہہ اُس عیسائیت کی طرف جیسیکہ وہ ابتدا مین تہی ایک کامل بازگشت نہ تہی کیونکہ اوس نے مسیح کی فروتنی صلح پسندی اور عجز و انکسار کو پورا پورا اختیار نہین کیا اور وہ شاید اس وجہ سے ہماری ناقص فطرت کے لئے زیادہ تر باعث میل و رغبت ہوا لیکن جیسا کہ ہمنے پہلے ہی بیان کیا ہے اسلام مین بمقابلہ اُس زمانہ کے سخت توہمات کی پوری پوری معقولیت موجود تہی اسلئے اوسکو ایک بڑی کامیابی کا حاصل ہونا کچھ تعجب کی بات نہین ہے اور جن لوگون نے اسکو قبول کیا اُنمین بہت سے پہلے ہی ایک قسم کی حد سے گذرے ہوئے پروٹسٹنٹ عیسائی تہے۔

٭ یہہ راقم مضمون کا خیال ہے جنکو اصول اسلام کو آنحضرت کے حالات زندگی پورے سے معلوم نہین ٭

© rasailojaraid.com

مثلاً بعض ایشیائی فرقے اور لبنیا کے رہنے والے اہل یورپ اور گو اب ہم اس امر کا اعتراف کریں مگر ہے یون ہی کہ اسلام نے اس زمانہ کے تقریباً کل مہذب کرسچن دنیا اور کل عیسائی ایشیا و افریقہ کو نگل گیا اور اپنے مین جذب کر لیا اور وہ خراب شدہ مذہب جسکو غلطی سے عیسائیت کہا جاتا تھا یونانیون اور رومیون کے اُس گئے گذرے بقیہ کے علاوہ جو قسطنطنیہ اور روما مین موجود تھا صرف یورپ کے وحشیون یعنی قوم گاتیہ اور روسیون وغیرہ کے پاس رہگیا جو اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس قابل تھے کہ متوہمانہ اعمال و افعال بجالائین اور اپنی قوم کے سردارون کے کہنے سے ایک لخت غول کے غول عیسائی ہوجائین جب مسلمانون نے سلطنت متحدہ یونان و روم کے مہذب ملکون پر قبضہ کیا تو وہ اس سلطنت کی تہذیب و شائستگی اور علوم و فنون کے بھی وارث ہوگئے اور یہی وجہ تھی کہ اونہون نے دنیا کو نہ صرف ایک بہتر مذہب ہی عطا کیا بلکہ اس کے ساتھ قوانین اور علوم کو لٹریچر سے بھی اوسکو بہرہ ور کیا حالانکہ ہمارے بزرگ اوس وقت تک بالکل جنگلی تھے اور اس طرح پر اسلام کے دنیا مین قایم ہونیکے بعد ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ تک ہر بات مسلمانون کی مسلسل ترقی کا باعث تھی اور وہ اب بھی دنیا کے کم تہذیب یافتہ حصون خصوصاً افریقہ مین ترقی کر رہے ہین۔ یہہ ٹھیک ٹھیک کہنا بہت مشکل ہے کہ اسلام کیا ہے کیونکہ وہ ہمارے مذہب کی طرح جو تمامہ اناجیل ثلاثہ مین منحصر ہے صاف اور واضح طور پر ایک مختصر دایرہ کے اندر محدود نہین اس لئے غیر مذاہب کے لوگ اسکا اندازہ صرف اوسکے نتیجون سے کر سکتے ہین چنانچہ اس کی عام حالت تو بیان ہوچکی ہے اور کچھ شک نہین ہے کہ وہ لوگون کی طرز زندگی اور اون کے چال چلن کے ظاہراً شایستہ اور معزز بنانے مین بہت موثر معلوم ہوتا ہے اور ایک بہت بڑی خوبی اُسمین یہہ ہے کہ اوسمین نہ تو کچھ مشکل مسئلے ہین اور نہ وہ شرعی

سے لوگون کو ایسے اعتقادات پر مجبور کرتا ہے جو عقل اور ہر ایک انسان کی معمولی سمجھ کے برخلاف ہون اور اسی وجہ سے مسلمانون مین اپنے مذہب سے پھر جانے کا میلان بہت ہی کم ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مذہب اسلام کے پیرو اُسکی نسبت اپنا اعتقاد ظاہر کرنے مین کچھ شرم نہین کرتے (یعنے اوس مین کوئی ایسی بات نہین ہے جو اُنکے لئے موجب شرم ہو) بلکہ مرد او سیر ویسا ہی علانیہ طور سے اعتقاد رکھتے ہین جیسیکہ ہماری عورتین عیسائیت کی نسبت پختہ اعتقاد رکھتے ہین - جو اخلاق اسلام نے تعلیم کئے ہین وہ عمدہ ہین اور جو لوگ اسلام قبول کرتے ہین انکا اُس برتاؤ کی بہ نسبت جو ہم عیسائی ہونے والون کے ساتھ کرتے ہین بہت بڑھکر برادرانہ اور مساوی طور پر خیر مقدم کیا جاتا ہے - کہا جاتا ہے کہ اسلام مین عیسائیت کی سی فروتنی اور عجز و انکسار نہین ہے لیکن یہہ خیال کرنا ایک بہت ہی بڑی غلطی ہے کہ وہ لوگون کو مسلمان بنانے والے مذہب کے اعتبار سے ایک جابر اور ایذارسان مذہب ہے بلکہ برخلاف اسکے عیسائیون کی بہ نسبت مسلمانون نے ہمیشہ بہت زیادہ تحمل اور بردباری سے کام لیا ہے کیونکہ انہون نے نہ تو لوگون کو ستا ستا کر اُن سے اپنا مذہب قبلوایا ہے اور نہ اون لوگونکو جو مذہب کے اعتبار سے اُن سے مختلف ہون زندہ آگ سے جلا دالا ہے * اور باوجودیکہ عیسائی سلطنتون نے اپنی کل رعایا کو انکا مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا اور اسطرحپر متحد مذہب والی قومین بنا لین مگر مسلمان ہمیشہ اپنی رعایا کو آزادانہ اپنے مذہب پر قایم رہنے کی اجازت دیتے رہے بلکہ حال کے زمانہ مین بھی ترکون اور مغلون نے کم ہمتی سے اپنے درمیان غیر مسلم آبادی کو قایم رکھا ہے *

عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کے بظاہر زیادہ شایستہ ہونیکا سبب غالبًا شراب کی ممانعت ہے حالانکہ ہمارے عیسائی آبادیون کی کم درجہ کی قومون کے اسقدر بڑے حصہ کی خرابی اور ذلت کا سبب شراب ہی ہے اور ہمارے ہان شراب کی صرف

* ایک عدالت مذہبی جسکا نام ہولی انکویزیشن تھا اُسکے حکم اور فتوی سے سنہ ۱۴۸۱ع سے جو چند عرصہ تک قایم رہی چونتیس ہزار چھ سو آدمی جلائے گئے قتل کئے گئے جنکے گروہ اُس زمانہ کے موجودہ رومن کیتھولک مذہب کے پابند نہ تھے یا بت پرست یا یہودی یا مسلمان تھے - مترجم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ممانعت کا ہونا ہی نہین بلکہ ہم اوسکو اپنی سکرمینٹ (عشاء ربانی) مین استعمال کرکے ایک طرح سے متبرک بہی بناتے ہین اور شراب کو مسیح کا خون سمجھکر استعمال کرنا (جسکو ہم ایک غیر معمولی رُوحانی نکوئی قرار دیتے ہین) نہ صرف ایک بہت ذلیل قسم کا توہم ہے بلکہ استعمال شراب کے مسئلہ کی نسبت کچھ کہنے کی دقت کو بہت زیادہ بڑہا دیتا ہے - یہہ نہین کہا جاسکتا کہ مسلمان شراب نہین پیتے مگر وہ فی الحقیقت شاذ و نادر ہی اسکا استعمال کرتے ہین اور یہہ بہی نہین کہا جاسکتا کہ اونمین ایسے بدکار لوگ نہین ہین جو بہت سی برائیون مین مبتلا ہین خصوصًا وحشی خصال نیم مسلم قومون مین لیکن حیثیت مجموعی کے لحاظ سے مہذب مسلمان ملکون کے لوگ بمقابلہ عیسائیون کی آبادی کے ظاہرا زیادہ تر معقولیت اور شائستگی اور عمدہ چال چلن رکھتے ہین - مسلمانون مین جو بُرائیان ہین وہ زیادہ تر ان زمانون کی برائیان ہین جنہین اسلام نے پختگی پکڑی اور ہماری جو خوبیان ہین وہ بہ نسبت ہمارے مذہب کے ہمارے زمانہ کی خوبیان ہین - اسلام کی نسبت جو عمومًا ایک برا خیال پہیلا ہوا ہے وہ غالبًا زیادہ تر اس خیال کی وجہ سے ہے کہ وہ تعدد ازدواج کا جواب دہ ہے مگر اس بات کو کہانتک بار بار کہا جائے کہ نہ تو تعداد ازواج خصوصیت کے ساتھہ ایک اسلامی قاعدہ ہے اور نہ ایک جورو پر قناعت کرنا بالتخصیص ایک عیسائی قانون ہے بلکہ یہہ دونون رسمین ان مذہبون سے بہت پُرانی ہین - ازدواج کا معاملہ قدیم سے دو طریقون مین پر منحصر رہا ہے یعنے ایک تو معاہدہ کے طور پر جو ما بین شوہر اور زوجہ کے ہوتا ہے شادی کا ہونا دوسرا صرف چند رسوم مذہبی کے ساتھہ شادی کا عمل مین آنا اور اوسکا ناقابل الافتراق سمجہا جانا - پس اگر کوئی شخص اپنی جورو کو کسی حالت مین بہی قطع تعلق کا مجاز نہو تو وہ دوسری عورت کو ساتھہ شادی کرنے پر عمومًا کم مائل ہوتا ہے اور مذکورہ بالا طریقون مین سے مذہبی رسوم کے ساتھہ ازدواج کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



عمل مین آنا ایک نہایت پُرانا آریا قوم کے لوگون کا طریقہ ہے اور ہم نہین جانتے کہ اس کی ابتدا کب سے ہے - یہہ طریقہ تمام قدیم آریا ملکون مین جاری تہا اور ہندؤن مین تو موت بہی اسکو قطع نہین کر سکتی (یعنے بیوہ ازدواج ثانی کی مجاز نہین) اور معاہدہ کے طور پر ازدواج کا ہونا جیسیکہ ہمکو معلوم ہے کل بنی سام یعنے یہودیون اور عربون وغیرہ مین مروج تہا اور یہہ ظاہر ہے کہ جو امر کسی معاہدہ کے ساتھہ قرار پاتا ہے وہ کسی دوسرے معاہدہ کے ساتھہ زائل بہی ہو سکتا ہے پس معاہدہ کے ساتھہ جو ازدواج عمل مین آتا ہے اُسمین طلاق کے لئے بہت بڑی سہولیتین ہوتی ہین اور ہر ایک شخص کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنی پہلی جورؤن کو چہوڑ کر نئی بیویان کرے اور ایشیائی ملکون مین مرد کو ایک ہی وقت مین معاہدہ کی شادی کے طور پر کئی بیویان کرنیکا اختیار رہا ہے گو یہہ معاملہ شاذ و نادر وقوع مین آتا ہے - مہذب ممالک اسلامیہ مین جو یہہ طریقہ جاری ہے کہ زوجہ مہر کی ایک معقول رقم کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور نیز یہہ کہ کتخدا عورتون کی جائداد شرعاً شوہر سے علیحدہ خود عورت کی ملکیت تصور کیجاتی ہے اس نے مسلمانون کے لئے طلاق کی سہولتون کو بہت کچھ کم کر دیا ہے ہمکو معلوم ہے کہ اخیر زمانہ کے رومیون مین معاہدہ کے طور پر ازدواج کا طریقہ مذہبی رسوم کے ساتھہ شادی کے طریقہ پر غالب تہا بلکہ ازدواج کا رومن لا (یعنے رومیون کا مختص القوم قانون ازدواج) بہی ہو گیا تہا اور طلاق کے لئے اسقدر آسانی تہی کہ وہ عملاً ایشیائی طریقہ تعدد ازدواج کے برابر ہی سا تہا محمدن لا (یعنے اسلامی قانون ازدواج) بہت کچھ وہی "رومن لا" ہے اور چونکہ عربون کے قدیم اور اونکی بہ نسبت رومیون کے کسیقدر قریب العہد قانون دونون بالاتفاق ازدواج کو صرف ایک معاہدہ قرار دیتے تہے اس لئے یہہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ یہہ طریقہ ممالک اسلامیہ مین جاری ہو گیا مگر حقیقتاً مذہب سے اُسکو کچھہ تعلق نہین ہے بلکہ فی الواقع "رومن لا" بہت سے عیسائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ملکون مین بہی دخل پا گیا ہے چنانچہ زمانہ حال مین امریکہ اور اور ملکون مین طلاق کے معاملہ مین آسانی ہونے کے لئے زور دے رہے ہین جو قدیم مذہبی طور پر شاہوے کے طریقہ بالکل برخلاف ہے - ہم یہان اس بحث مین پڑنا نہین چاہتے کہ فی الحقیقت مسیح نے مذہبی طور پر شادی کے طریقہ کو واجب قرار دیا ہے یا نہین لیکن اس مین شک نہین کہ کیتہلک چرچ نے کسی وجہ سے ہمیشہ اس طریقہ کو اختیار کیا ہے - یہہ کہنا ایک اپنی اپنی رائے ہے کہ یہہ طریقہ اچہا ہے مگر جیسا کہ مین نے اہبی بیان کیا ہے زمانہ حال کے عیسائی ملکون مین اس طریقہ پر قایم رہنا مشکل ثابت ہوا ہے جہانتک کہ صرف ایک عورت سے شادی کا کرنا اور طلاق کی ممانعت ایک عمدہ بات کہی جا سکتی ہے بیشک اسکا فخر قدیم عیسائیون یعنے کیتہلک چرچ کو حاصل ہے لیکن یہہ طریقہ اچہا ہو یا برا مگر اتنی بات ضرور ہے کہ عیسائی چرچون کا ازدواج کا منتخب عمدہ مشنریون کی ترقی کا مؤید نہین ہے کیونکہ معاہدہ کے طور پر بیاہ کا طریقہ بہت سی ایسی قومون کی عادات اور مذاق کے موافق ہے جو ایرین نہین ہین اور وہ ایک ایسے مذہب کو جو اوس قسم کے طریقہ کو باقاعدہ بنا کر اوسکو قانونی لباس پہنا دے بہ نسبت ایک ایسی مذہب کے زیادہ پسند کرتے ہین جو اونکو ایک ہی جورو پر مقید رکہے اور نہایت سخت طور سے جکڑ دے +

تہذیب و شائستگی اور حکومت اور اختیار کے لحاظ سے جو تفوق مسلمانون کو بہت سی صدیون تک حاصل رہا ہے وہ اب اون کے ہاتہہ سے نکل گیا ہے اور وہ اب بالکل عیسائی قومون کا حصہ ہے اور ہندوستان اور ملکون کے نقشون سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانون کی تعداد مین اب اونکی ابتدائی زمانہ کی اسی سرعت کے ساتہہ ترقی رک گئی ہے مگر باوجود اس ہر قسم کی فوقیت کے جو پروٹسٹنٹ عیسائیون کو بلحاظ ایک قربان رو اقوام ہونے کے حاصل ہے وہ پہر بہی کچہہ نہین کر سکتے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہندؤن کا عظیم الشان گروہ ابتک اپنے پرانے دستورات پر قایم ہے اور اون مین سے جن لوگون نے تعلیم پاکر اپنے پرانے اعتقادات کو چھوڑ دیا ہے وہ مسلمانون اور عیسائیون دونون کے مذہب کی طرف ملتفت نہین ہوتے۔ پس عیسائیت اور اسلام کی ترقی کا اگر کچھہ مقابلہ کیا جاسکتا ہے تو صرف اُنہین سیدہی سادہی قومون کے معاملہ مین ممکن ہے جو اپنے اعتقادات مین زیادہ استحکام نہین رکہتین اور اونمین اگر دیکہا جائے تو بے شبہ غلبہ مسلمانون ہی کو حاصل ہے۔ افریقہ کی قومون کی عادات وخیالات مین کوئی بات ایسی نہین ہے جو خصوصیت کے ساتھہ اسلام کے مؤید ہو بلکہ اس کے برخلاف وہ پرجوش طبیعت کے لوگ ہین اور جب کوئی قوم ایک بار اس مسئلہ کو کامل طور پر مان لے تو مسیح مصلوب کی محبت اور کفارہ کے مسئلہ مین ایک خاص بات ہے جو اوسکے معتقدون کے دلمین ایک خاص طور کی تاثیر پیدا کرتی ہی چنانچہ اس قسم کی طبیعت والے عیسائیون مین امریکہ کے حبشی سب سے بڑہکر ہین وہ لوگ خانگی غلامی سے نکلکر مذہبی غلامی مین پڑنا اور رومن کیتھلک مذہب سے کسی قسم کا تعلق رکہنا نہین چاہتے۔ وہ مذہب مین بہت کچھہ ظاہری ازادی کا اظہار کرتے ہین اور اپنے خانگی تعلقات مین ابتک بہی بہت بے قیدی ظاہر کرتے ہین۔ ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ اگر اُن کو مسلمان بنایا جاتا تو اونکی کیا حالت ہوتی مگر عیسائی ہوکر تو جیسا کہ ہم دیکھتے ہین اپنے عقیدون مین وہ نہایت ہی پکے اور دلی یقین رکہنے والے ہین۔ یہہ بات تسلیم شدہ معلوم ہوتی ہے کہ افریقہ مین مسلمانون کو بہت زیادہ اور ہمکو بہت کم کامیابی حاصل ہے اور باوجودیکہ مسلمان واعظون کو کہین سے کسی قسم کی مدد نہین پہونچتی وہ افریقہ کے مشرقی اور وسطانی حصون مین لوگون کو غول کے غول مسلمان بناتے ہین اور ہم سے وہان کچھہ ہی نہین بن پڑتا اور جنوبی افریقہ مین بہی باآنکہ وہان ہمکو حکومت حاصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی فوقیت حاصل ہے اور فراخ دلی کے ساتھہ تبشیر یون کے ذریعہ سے بڑی بڑی کوششین کی جاتی ہین تاہم ہماری ترقی کی رفتار سست اور بیشتب ہے۔ الغرض ہم اس مضمون کو جیسا کہ ہمنے شروع مین کہا ہے اس قول پر ختم کرتے ہین کہ عیسائی اسوقت تک کا فرون کو عیسائی نہین بنا سکنے جبتک کہ خود اپنے کو عیسائی نہ بنائین۔ اگر ہم کسیطرح اس عیسائیت کی طرف رجوع کرسکین جو مسیح نے سکہائی تھی تو اسلام کو کامیابی کا کوئی موقع نہین ہے٭ تا مگر جبتک ہم اپنے ان مخصوص مسایل والے مذہب کا جو کسی انسان کی سمجہہ مین نہین آسکتے وعظ کرتے رہینگے اوسوقت تک میدان مسابقت مین ہمکو سبقت کی امید بالکل رکہنی نہین چاہیے (خفیہ گزٹ)

**ڈاکٹر لائیٹنر صاحب کا لکچر جو مذہب اسلام پر ۱۲- نومبر ۱۸۸۶ء کو اتوار کے روز دوپہر کے پیچہے سوتہہ پلیس چیپل فنشبری سکوئیر مین بزبان انگریزی انہونے دیا تہا۔ اور وہ رسالہ ڈیلو میٹک فلائی شیٹس مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۵ء مین شائع ہوا۔**

(اس ترجمہ مین بہ اعتقاد تصرف ہوا ہے کہ لکچرار نے آنحضرت صلعم کا نام محمد لیا تہا ہمنے بجاے نام لفظ آنحضرت صلعم لکہدیا ہے)

لکچرار نے بیان کیا "میرے تجارب مذہب اسلام کی نسبت ۱۸۴۸ء مین شروع ہوئے۔ قسطنطنیہ مین ایک مسجد کے مکتب مین مینے عربی زبان پڑہی۔ جہان پہ مینے قرآن کے بہت سی بڑی بڑی سورتین حفظ کین مین نے مسلمانونکو کیا سنی اور کیا شیعہ اور کیا اہلحدیث

٭ اگر کسی طرح عیسائی اُس عیسائیت کی طرف رجوع کرسکین جو حضرت مسیح نے سکہائی تہی جس کا ذکر اس آرٹیکل مین ہے۔ تو اسلام کو بجاے نقصان کے بڑی کامیابی ہوگی کیونکہ وہ عیسائیت بالکل اسلام کے مطابق ہوگی کما قال اللہ تعالی یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ یہہ خیال کرنا کہ اصلی عیسائیت اور اسلام باہم مختلف ہین محض غلطی ہے۔ ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہندوستان میں دیگر مقامات میں دیکھا - اور کوشش کی کہ انکی مقدس علم ادب کو حاصل کرون - عربی جانے بغیر ناممکن ہے کہ کوئی شخص مسلمانون کے دلون مین اپنی عزت کا سکہ جما دے لیکن علم عربی سے بہتر کچھ اور چیز ہے اور وہ مواسات ہی بڑے بڑے فاضلون اور عالمون کی نظیرین موجود ہین جو عدم مواسات کے باعث اس مذہب پر اپنی اپنی راے قایم کرنے مین بھٹک گئے - مجھے امید ہے کہ مین اس مواسات یعنے بنی نوع کی ہمدردی کو جو مختلف مذاہب کے اندر ہونی چاہیے ترقی اور تقویت دونگا ہربرٹ سپنسر کا مقولہ ہے کہ جسقدر ہم صداقت کو زیادہ محبوب جانین گے اور ظفر کو کم اوسیقدر ہم اس بات کے جاننے کے زیادہ شایق ہونگے کہ ہمارے مخالفین کے جو خیالات ہین اونکا سبب کیا ہے" اس مقولہ سے بڑھکر یہ مضمون تیتی لامہ کی بہیدائے ہے کہ کہتا تو سچا ہے خود اس بات کا خیال بھی نکرنا چاہیے* کہ ہمارا اپنا مذہب اور لوگون کے مذاہب سے بہتر اور افضل ہے -

## یہہ مذہب محمدؐ کا اختراع نہین ہے

مذہب محمدی کوئی ایسا مذہب نہین ہے جسے آنحضرت صلعم نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہو کیونکہ آنحضرت صلعم کا مقولہ تھا کہ مین اپنے سے پہلے انبیا کے دین کی تبلیغ کرتا ہون - احکام الہی کے موافق عمل کرنا - اوس طمانیت اور سکون کو جو تمام دانائی سے فایق اور سابق ہو حاصل کرنیکی غرض سے اپنی روزمرہ کی زیست مین اللہ کو حاضر اور اپنے ساتھہ جاننا - رضا الہی کے لئے سر تسلیم جھکانا - یہی مذہب محمدی یا اگر نہایت ہی درست اور صحیح لفظ بولین تو اسلام ہے - ایک امر مین تو یہہ دین یہودیت اور عیسائیت دونو کے موافق ہے اور ایک امر مین ناموافق - احکام الہی کے

* یہہ کہنا اس معنے کر صحیح ہے کہ کوئی شخص اپنے ذاتی عمل و اعتقاد کو بہتر نہ سمجھے نہ اس معنے کر کہ اپنے مذہب کے اصول و ہدایات کو بہتر نہ جانے - یہی معنے قایل کے مراد ہین تو اہل اسلام کو اس سے اتفاق نہین +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



موافق عمل کرنا تو وہی ہے جسکی تعلیم پہلے مذاہب کے نبیون نے کی اور اس باب مین وہ سب کے سب محمدی تھے - لیکن وہ طریقہ جسکی بنیاد آنحضرت صلعم نے ڈالی کچھ تو (مذاہب اولی) کے عمدہ عمدہ باتون کا انتخاب ہے - اور کچھ بلا واسطہ منبع جبرئیل کی طرف سے وحی ہے اگر ہم وحی کو تسلیم کرین - یہودی مذہب جو آنحضرت صلعم کو معلوم ہوا وہ خصوصاً روایتی زبانی طریق تھا جو یونانی اور بدھ مذہب کے طریقون سے الگ تھا - آنحضرت صلعم نے یہہ سمجھا کہ یہہ یہود مجھے اپنا مسیحا مان لین گے - لیکن یہودیون کے اس اعتقاد نے کہ ہم ہی برگزیدہ و پسندیدہ خدا ہین اون کو اسلام قبول کرنے سے روک لیا - آنحضرت صلعم کا یہہ عندیہ نہین تھا کہ اپنے مذہب کے فواید کو اپنے ہی لوگون مین محدود رکھین بلکہ یہہ تھا کہ تمام جہان مین اون فواید کو پھیلا دین - جس دین کی آپ نے تعلیم کی وہ دین یہودیت تو تھا مگر اسمین اپنے یہہ زیادتی کی تھی کہ غیر قومون کو بھی اوس دین مین شامل کر لیا تھا - نیز وہ دین عیسائیت تھا - لیکن فرق یہہ تھا کہ تعلیمات پولوس اسمین سے نکال دیگئی تھین ؏

## عملی مذہب

جس بات کی ہم منادی کرتے ہین وہ مسلمان عملی طور پر کر رہے ہین - مثلاً اگر اوس وعظ کا عمل جو مسیح علیہ السلام نے پہاڑی پر کیا تھا دیکھا جاوے تو وہ ایک معمولی عیسائی کی نسبت ایک مسلمان مین زیادہ نظر آتا ہے - جمہور مسلمان سنی فرقہ کے ہین جنکا رہنما ایک ایسے ہوسکتا ہے جو رضا عام سے منتخب کیا ہوا ہو بعض وقت اونکے واعظین اور پیشی اختیار کر لیتے ہین لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ بطور پیشہ خدام دین بنجاتے ہین - اسمین اسبات کا وجود بھی نہین کہ پوپ بھی کوئی چیز ہوا کرتا ہے - ایک عام مسلمان بخوشی کہدیتا ہے کہ مین صرف مولی پر توکل کرکے مین خود اوس دین کا وکیل ہون جسکے وکیل آنحضرت صلعم تھے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



شیعی لوگ رسول خدا صلعم کے گدی نشینون کی نسبت موروثی اصل بیان کرتے اور اہنین معصوم سمجھتے ہین۔ آنحضرت صلعم نے خود کوئی ایسا دعوے نہین کیا کیونکہ ایک دفعہ آپ کو وحی سے عتاب ہوا تہا اسلئے کہ آپنے ایک فقیر سے روگردانی کر کے ایک نامی گرامی آدمی کی طرف توجہ کر لی تہی اور آپ نے اوس وحی کو لوگون مین شائع کیا (جزاہ تحسین مرحبا!) ڈاکٹر لائیٹنر نے پہر نامی گرامی شیخ الاسلام روم کے اوس خط کو جو اوس نے ایک نومسلم شومین کی طرف لکہا تہا اور جو رسالہ ڈپلومیٹک فلائی شیٹس مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین شائع ہو چکا ہے پڑہا اور اوسکی نہایت ہی التعریف کر کے کہا کہ یہہ ایسی حقایق کا خزینہ ہے جو بہت ہی کم مشہور بلکہ نامعلوم ہین اس خط سے مین بالکل متفق الرائے ہون مگر اس فقرہ سے کہ ”جبدن سے تمنے اسلام قبول کیا اوسیدن سے تمہارے گناہ محسوب نہین ہوتے“ اس فقرہ کے لفظی یا ظاہری معنی نہین سمجہے جا سکتے کیونکہ مذہب اسلام کے روسے سب کے گناہ محسوب ہوتے ہین۔ یہہ ایک مسلم مقولہ ہے کہ ایک عالم کا عذر یا اعتراض ہزار جاہل کی تسلیم و رضا سے بہتر ہے۔ مین بہی اپنکو عالم ظاہر نہین کرتا مگر جو آزادی ہر مسلمان کو کسی کی رائے سے خلاف کرنے کی حاصل ہے اوس آزادی کی نظر سے مین اعتراض کرتا ہون کہ یہہ فقرہ بظاہر معنی صحیح نہین اور اوس قول خداوندی کی گناہ سے بچو اور اپنے تئین راستی کی طرف لگاؤ۔ مخالف ہے شاید اسمین مترجم خط سے غلطی ہو گئی ہو۔

## محمدی طریقے۔ یا شعار

اونکی دینی کتابون مین طہارت کی ہدایات لکہی ہین اور وہ اسطرح بیان کرتے ہین ”طہارت ایمان سے دوسرے درجہ پر ہے“ پہلے ہی مسلمان سے جو اہنین ملجاوے تم محمدی طریقے سیکہہ سکتے ہو۔ یہہ ایک ایسی بات ہے کہ ہر ایک عیسائی کی نسبت نہین کہی جا سکتی اونکی زکوۃ جو صرف مالی عبادت ہے یہہ ہے کہ غریبون کے واسطے۔ غلامون کی آزادی کے لئے اور کئی ایک اور ایسے ہی امور کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اپنے تمام مال کے ۱/۴۰ (چالیسوین) حصہ سے کم نہ دینا انکو صرف وہی مال دینے کا اذن ہے جو اونکے ملک مین بوجہ حلال آیا ہو - اسکا کچھہ اجر نہین ملنے کا کہ حرام کماکر زکوۃ وغیرہ دیجاوے - (دل ڈہاکر جو کعبہ بنایا تو کیا ہوا) (نعرہ تحسین) حج ملکہ رشتہ اتحاد کے لئے بڑا ضروری ہے اور نیز اسلئے کہ تمام حجاج کی اوس پاک زبان یعنے عربی کے ذریعہ سے عموماً تہذیب کی اشاعت کے لئے تحریک ہو اور اوس زبان کی ویسی قدر و منزلت ہے جیسی کہ لاطینی زبان کی اوسوقت تھی جبکہ تمام یورپ مین علما کی یہہ زبان تھی روزہ بیشک زہد ہے فرائض اگر کی و طہارت کے بجالانیسے وہ تمام ضروریات بھی پوری ہوجاتی ہین جو حفظان صحت کے لئے ضروری ہین - یہہ فرائض حقیقت مین مومنون کو کوئی ایسی تکلیف کے لئے مقرر نہین کرئے گئے جو اونکی طاقت سے باہر ہو -

(امین) غنی آدمی ایسا سمجہا جاتا ہے کہ گویا وہ غریبون کا بالطبع محافظ اور نگہبان ہے - اور مسکین لوگ امیرون کے دسترخوان پر بیٹھکر کہاتے ہین - روٹی کا لقمہ حاجتمند کو دیا جاتا ہے - اور سخاے اہل اسلام بلا واسطہ ہوتی ہے - پوبرلا سسٹم جیسے پیچ در پیچ ذریعہ سے نہین ہوتی - اگر اس قسم کے طریقے اور جگہہ نہین مرعی رکہے جاتے تو کوئی فرقہ مثل نہلسٹ و سوشلسٹ پیدا نہوتا - ہر ایک مشرقی مذہبی پہلو سے اگر دیکہا جاوے تو یہہ دینے والے کا فرض ہوتا ہے کہ لینے والے کا ممنون بنے کیونکہ اوسیکے وجہ سے دینے والا فیاضی کو عمل مین لاسکتا ہے - (نعرہ تحسین) نوکرون کا وہی کہانا جو اونکے آقاؤن کا ہوتا ہے مسجد کے اندر نمازیون کے درمیان کامل مساوات ہوتی ہے - وہان عیسائی گرجون کی طرح حفظ مراتب بمقامات کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا ہے

## نکاح

عقد نکاح مین دو گواہون کی شہادت کی ضرورت ہوتی ہے - خاوند اپنی بیوی

پابنجمو غریبون کے انتظام کا قانون ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سے حسن معاشرت کرے لیکن دوسرے ملک مین اپنے ساتھ لیجانے لئے اوسی مجبور نہین کرسکتا۔ مگر اس دوسری حالتین اوسپر فرض ہے کہ اوسکا نان و نفقہ بہم پہونچاتا رہے۔ جب میان بی بی مین کوئی جھگڑا پڑے تو اوسوقت حکم ثالث منتخب کئے جاسکتے ہین اور اگر میان بیوی مین بجز صورت عناد اور کسی طرح پر موافقت نہ ہوسکے تو اوسوقت طلاق دیجاتی ہے۔ طلاق آسانی سے نہین ہوسکتی جیسا کہ بعض نے سمجھ رکھا ہے۔ نکاح کے وقت کسیقدر مہر معین کیا جاتا ہے جو بوقت طلاق بیوی کو دیا جاتا ہے۔ نکاح کی نسبت عیسائیون اور ہندؤن کا خیال کہ یہ روحانی ہوتا ہے مسلمانون کے خیال نکاح سے علےٰ تو اعلےٰ ہو لیکن عملاً مسلمانون کی زینت خانہ داری مین علے العموم کمال درجہ کی محبت۔ پاکیزگی اور امن ہے نکاح کو عقد سمجھا جاوے خواہ روحانیت۔ اتحاد وہی ہے جو بہت حالتون مین پیدا ہوتا ہے اور یہی اتحاد عمدہ ترین ہے۔ یہ زمانہ اسی لیکر اوسوقت جبکہ ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے مینے مسلمانون کے ساتھ رہکر اونکی نسبت یوروپ والون مین بدرجہا بہتر مقدمات طلاق سنے ہین بہت سے مسلمانون کی زندگی ہمین نمونہ دیتی ہے (جسکی اقتدا ہمین کرنی چاہیے) بہت سے مسلمان صرف ایک بیوی رکھتے ہین اور ہماری طرح اوسے وہ کافی سمجھتے ہین۔ آنحضرت صلعم ایسے لوگون کے درمیان آئے جہان کثیر الازدواجی کی کوئی حد نہین تھی اور جہان لڑکیان اکثر جان سے ماری جاتی تھین۔ آپ نے اوس (رسم بد) کے موقوف کرنیکی کوشش کی۔ آپنے ہدایت کی کہ ایک سے زیادہ بیویان کرو پر اس شرط پر کہ ان سب بیوین سے مساوی عدل اور مساوی محبت کے ساتھ برتاؤ کرو۔ اس طرح آپ نے اوس حالت کی جسمین آپ زندگی بسر کرتے ہین بڑی اصلاح کی ٭

٭ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر (۸) جلد (۱۰) ٭٭ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر (۵) جلد (۱۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



# کیا آپ عیاش تھے

قریباً تمام یوروپین مصنفین نے عنوان بالا کا ذکر کیا ہے اور مین (لکچرار) اس کا امتحان کرتا ہون حقیقت یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے باوجودیکہ بہت سے ترغیبات ٭ اور رغبات موجود تھین بہت درجہ کی عصمت کو ملحوظ و مرعی رکھا اور یہہ آپ کے لئے بڑے فخر کی بات ہے - مشرکین عرب کے درمیان رہکر آپ نے ۲۵ برس کی عمر تک (جو اوج شباب کا زمانہ ہوتا ہے اور جسمین ہمیشہ ترغیبات نفسانی اور رغبات شہوانی چارون طرف سے گھیرے رہتی ہین) ایک چالیس سال کی عورت سے (جو یوروپ مین ۵۰ سالہ عورت کے برابر ہوتی ہے) شادی کی - آپ نے اس عورت سے شادی اسلئے کی کہ وہ نہایت ہی آپکی محسن تھی اور یہہ پہلی عورت تھی جو آپ پر ایمان لائی - اس نکاح کے تمام عرصہ مین جو ۲۰ سال ہے آپ نے کوئی دوسری بیوی نہین کی - جب آپ کی عمر پچپن سال ہوئی تو آپنے بیوی پر بیوی کی - ایسے شخص کی نسبت جو اتنی بڑی عمر (۵۵ سال) تک خود ضبطی دکھا چکا ہو اوسکے بہت سے نکاحون کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی ایسے سبب ٭٭ ہونے چاہیین جو اون اسباب کے مغائر ہون جو آپ کی نسبت بیان کئے جاتے ہین - جن عورتون سے آپ نے

٭ رسم و رواج ملک و قوم - شرف خاندان - شباب - بعد فتح مالک ہونا زر و دولت وغیرہ وغیرہ ٭

٭٭ ان اسباب کے تفصیل اشاعۃ السنہ نمبر (۹) جلد (۱۰) مین موجود ہے جسکا اجمال غریب بیوہ بے بس کی امداد اسکا اصدقا [illegible] امداد وغیرہ وغیرہ ٭

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



شادی کی اور جو اکثر آپکے آزار رسید۔ اور مصیبت زدہ متبعین کی بیوگان تھین وہ ہلاک ہو جاتین۔ اگر پیغمبر صاحب انہین اپنے کفایت شعار گھرانے مین داخل نکر لیتے۔ لکچرار نے اس خیال کی کہ پیغمبر خدا صلعم کا ان نکاحون سے شہوت رانی کا منشا تھا نہایت ہی تردید کی اور کہا کہ اگر عیسائی سچی مواسات اور خیر خواہی مین ترقی کرتے تو اور مذاہب کی نسبت ان کی کچھ اور ہی رای ہوتی اور نیز انہون نے اسبات کی کوشش کی ہوتی کہ ان مذاہب کو انکے اصلی ماخذون سے سیکھتے۔

## محمدی سوسائیٹی اور کمالات

مجرد رہنا مسلمانون مین شاذ ہے۔ زناکاری کے لئے مرد اور عورت دونوکو برابر سزا ملتی ہے۔ مجرم زنا کو علے الاعلان سو درّے لگائے جاتے ہین۔ ان شہرون یا گاؤن مین جہان نرے مسلمان ہوتے ہین کوئی شراب خانہ نہین ہوتا اور نہ ہی کوئی قمار خانہ یا بدمعاش خانہ ہوتا ہے۔ اور نہ ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کنچنیون کے پیشہ کو جائز رکھین۔ مختصر یون ہے کہ بعض ایسی جسمانی اور اخلاقی برائیان ہین کہ جنکا مسلمانون کو علم ہی نہین۔ مین نے مدرسہ یا کالج مین نوجوان مسلمانون کو دیکھا ہے انکی گفتگو بہت سے انگریز نوجوان کی گفتگو سے بدرجہا پاکیزہ ہے۔ دیسی منکوحہ عورت انگریزی منکوحہ عورت کی نسبت بہتر حالت مین ہوتی ہے پھر کیون یہ عورتین (عیسائی مسین لیڈیان) مسلمان عورتون کو عیسائی بنانے کی کوشش کرتی ہین؟ آزادی۔ عدل اور مساوات جنہین تربیت ملی ہوئی ہو۔ یہ ایسی باتین ہین کہ جنکی انکے ہان بڑی قدر ہوتی ہے۔ قرآن (مجید) کے ترجمہ کرنے مین بڑی وسعت ہے جو تمام ممالک اور تمام زبانون کو مناسب ہے۔ اسکے ترجمہ کے لئے ایک قانون مقرر کیا گیا تھا کہ جملہ شرطیہ کو دوسرے جملہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سوجان کو بہی پرستش کرنیوالون

جو غیر مشروطیہ ہو ترجیح دیجاوے - انحضرت صلعم نے

مین شامل کیا ہے کیونکہ فرمایا ہے وہ لوگ جو اللہ اور پچہلے دن پر ایمان رکہتے

ہین انکو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غم کہائین گے - نیز اونکے مذہبی جنگون یعنے

جہاد کا منشا جیسے لوگون نے بہت ہی الٹا سمجہا ہے یہہ ہے کہ مساجد اور صوامع

اور بیعی (گرجے) محفوظ رہین - جہاد صرف اپنے بچاؤ کے لئے کیا جاتا ہے - کیا

یہہ جہاد اوس حالت سے جسمین ہم صدہا سال کے بعد پہونچے ہین عمدہ تر حالت نہین

ہے - بہت سے مسلمان گرجون کے لئے چندہ دیتے ہین لیکن کتنے عیسائی ہین

جو مسجدون چندہ دیتے ہین ؟ مذہب یہودی عیسائی اور محمدی مذاہب ایسے

ہین جن سب کا اصل ایک ہے - اور ایک دن ایسا آئے گا کہ عیسائی انحضرت

صلعم کی بہی تعظیم و تکریم کرینگے وجہ سے مسیح کی اور بہی زیادہ عزت کرینگے -

(بہت ہی تحسین کے لغزی لغوی اور برابر دیر تک رہے ہے) ان مضامین ارجہ سے

ہمارے بیان کی پوری **تصدیق** ہوئی - اور یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچے کہ اہل

اسلام کا نمبر شمار اقوام غیر کی نسبت ترقی پر ہے - اور اس ترقی کا سبب صرف

اصول اسلام کی خوبی اور ہدایات و تعلیمات اسلام کی خوش اسلوبی ہے - اور سیکا

اثبات اس مضمون مین مقصود تہا -

اب ہم اس مضمون کے نتائج کی طرف اہل اسلام کو توجہ دلاتے ہین جو اس مضمون

کی تحریر سے پیش نظر ہین ٭

ناظرین پر مخفی نہین ہے کہ اہل اسلام دو قسم ہین - عوام - خواص پہر اس

کے لحاظ نتائج تین نوع ہین (۱) رؤسا - جو ظاہری دولت دنیاوی سے

ممتاز ہین (۲) علماء جنکو دولت علم سے اعزاز و امتیاز حاصل ہے (۳)

طلباء جو تحصیل وسایل دولت دنیاوی یا اخروی مین سرگرم ہین - مگر یہہ دولت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سر دست ہاتھ میں نہیں رہتے جیسے اصول و مسائل اسلام پوری واقف نہیں ہیں۔ عوام اور طلبا کو (خصوصاً وہ طلبا جو تحصیل علوم دنیاوی میں مصروف ہیں علی الخصوص وہ جو مشن سکولوں میں پڑھتے ہیں) اس مضمون یا اسکے مقصود سے یہہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ اصول و مسائل اسلام پر انکا اجمالی ایمان و تقلید سچی اسلام صحیح ہے۔ اور بعض مسائل اسلام پر مخالفین (خصوصاً پادریوں) کی نکتہ چینی غلط ہے اور حسد و تعصب واقعی یا عناد و جود غرضی پر مبنی ہے اور اسلام ان کی نکتہ چینی کا محل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ اس کا محل ہوتا تو اقوام غیر کے اعیان سر لوگ جو حسد و عناد و خود غرضی و فساد سے مبرا ہیں) آپ سے اسقدر تعریف و ثنا اور اپنے اصول و مسائل پر شہادت و توافق اراکیونکر حاصل کرتا۔

علما کو والاشتہار اس مضمون کو انصاف و توجہ سے پڑہیں گے تو امید ہے اس سے یہہ نتیجہ نکالینگے کہ اصول و مسائل اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور اقوام غیر میں ان کا اشتہار۔ ان کی باہمی اختلافی فروعی مسائل میں بحث و تکرار سے ہزار درجہ بہتر ہے (اگر اس تکرار سے کوئی فساد پیدا نہ ہو صرف ہدایت کا نتیجہ نکلے) کیونکہ اس تکرار سے ہدایت ہوئی تو صرف بعض فروعی مسائل میں ہوگی وہ اس ہدایت کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتی جو اصول اسلام کے محاسن کے اظہار سے متوقع ہے۔ یہہ اسلئے کہ ایک شخص کا کفر سے اسلام میں آنا ہزار مسلمان کے کسی اختلافی فروعی مسئلہ کے کسی جانب اختلاف کی طرف ہدایت پانے سے بہتر ہے اور اگر اس باہمی تکرار سے ہدایت پیدا ہوئی (چنانچہ اکثر وقوع میں آتا ہے اور رات دن مشاہدہ کیا جاتا ہے) تو بہتری ایسی اظہار محاسن اسلام میں منحصر ہے اور باہمی تکرار اس سے خالی ہے۔ کیونکہ اس اظہار محاسن اسلام سے ہزاروں اشخاص مذاہب غیر کا داخل اسلام ہونا متوقع ہے اور اس تکرار سے پہلے کے ہوئے ...

© rasailojaraid.com